عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

جلد: ۳۶ | ۲۷ربیع الاول تا ۳ربیع الثانی ۱۴۳۹ھ مطابق ۱۶ تا ۲۲دسمبر ۲۰۱۷ء | شمارہ: ۴۷

نکاح
اہم اصول و ضوابط

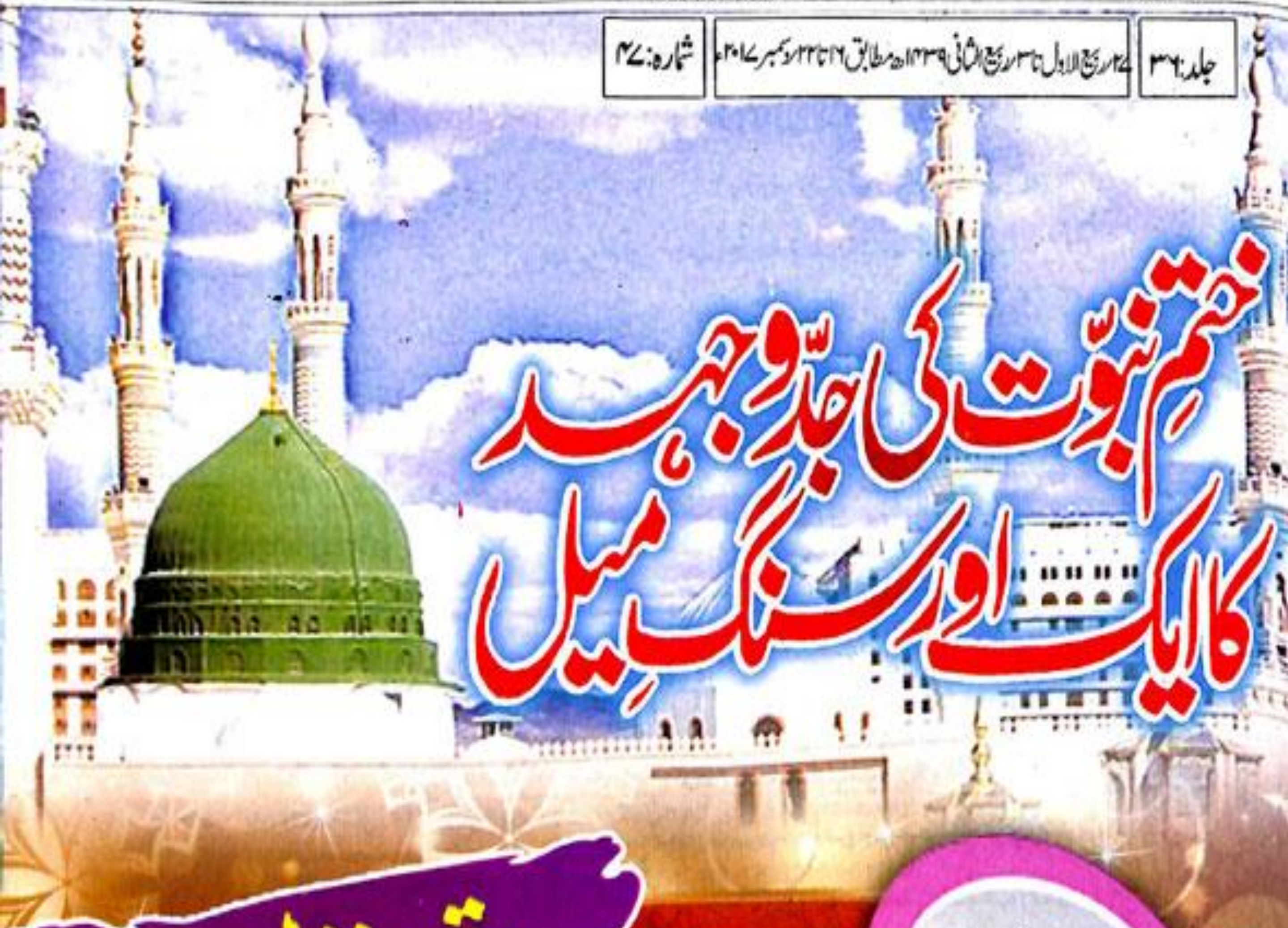

ختمِ نبوّت کی جدّوجہد کا ایک اور سنگِ میل

تحفظِ ناموسِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سنتِ الٰہیہ ہے

سونے کے آداب

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.info
http://www.khatm-e-nubuwwat.com
Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
Email: editorkn@yahoo.om

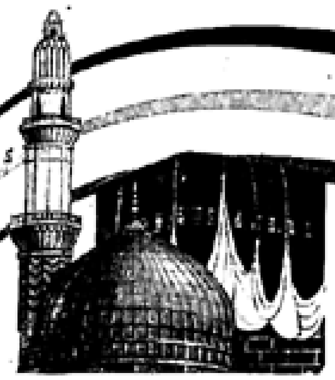

آپ کے مسائل

مولانا اعجاز مصطفیٰ

ترکِ رفع یدین افضل ہے

س:……اگر کوئی سنت سمجھ کر رفع یدین کرلے تو کیا حرج ہے؟ جبکہ ہم حنفی ہیں رفع یدین نہیں کرتے۔ اگر کبھی رفع یدین کریں، کبھی نہ کریں تو کوئی گناہ تو نہیں؟

ج:……رفع یدین سنت سمجھ کر کبھی کرلینے میں کوئی حرج تو نہیں مگر ائمہ احناف کے نزدیک ترکِ رفع یدین اولیٰ اور افضل ہے۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری عمل ترکِ رفع یدین ہے، سوائے تکبیرِ اولیٰ کے۔ اسی لئے ائمہ احناف رفع یدین کے بجائے ترکِ رفع یدین کو ترجیح دیتے ہیں اور اسی کو افضل قرار دیتے ہیں:

”واما رفع الیدین عندالتکبیر فلیس بسنۃ فی الفرائض عندنا الا فی تکبیرۃ الافتتاح۔“

(بدائع الصنائع، ص:۲۰۷، ج:۱)

آخری تشہد میں مسنون دعائیں

س:……نماز باجماعت میں آخری تشہد میں درود اور دعا سے اگر فارغ ہوجائیں تو امام کے سلام پھیرنے سے پہلے کوئی اور دعا پڑھ سکتے ہیں یا خاموش ہوکر بیٹھے رہیں؟

ج:……جی ہاں! دیگر دعائیں بھی پڑھی جاسکتی ہیں، جب تک امام سلام نہ پھیر دے۔ لیکن یہ دعائیں ماثورہ ہونی چاہئیں یعنی قرآن اور صحیح احادیث میں جو دعائیں بیان ہوئی ہیں، صرف وہی پڑھی جاسکتی ہیں۔

غسل فرض کی ادائیگی کا طریقہ

س:……فرض غسل میں اگر کوئی کلی کرنا یا ناک میں پانی ڈالنا بھول جائے اور نہانے کے بعد یاد آیا تو کیا دوبارہ غسل کرے یا صرف کلی اور ناک میں پانی ڈال لینا کافی ہوجائے گا؟

ج:……جب غسل فرض ہو تو ناک میں پانی ڈالنا اور کلی کرنا اور پورے بدن پر پانی بہانا پاک ہونے کے لئے شرط ہے۔ لہٰذا اگر کوئی غسل کرلے لیکن ناک یا منہ میں پانی ڈالنا بھول جائے تو یاد آنے پر کلی کرے اور ناک میں پانی ڈال لے، غسل پورا ہوجائے گا اور دوبارہ غسل کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔

بلاضرورت کھڑے ہوکر پانی پینا

س:……کیا کھڑے ہوکر پانی پینا بغیر کسی مجبوری کے جائز ہے؟ جبکہ حدیث میں بھی ممانعت بیان ہوئی ہے۔ اگر کوئی کھڑے ہوکر پانی پیئے تو کیا اس کا یہ فعل ناجائز اور حرام ہے؟

ج:……بلاضرورت کھڑے ہوکر پانی پینا حدیث میں ممانعت کی بنا پر ناپسندیدہ اور خلافِ ادب ہے، لیکن ناجائز اور حرام نہیں:

”عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن الشرب قائماً۔ وفی شرحہ قال النووی: والصواب فیھا ان النہی محمول علی کراھۃ التنزیہ۔“

(صحیح مسلم مع الشرح، ج:۲، صفحہ:۱۷۳)

واللہ اعلم بالصواب

ہفت روزہ ختم نبوۃ

مجلس

مجلس ادارت

مولانا سیّد سلیمان یوسف بنوری، صاحبزادہ مولانا عزیز احمد،
علامہ احمد میاں حمادی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی،
مولانا قاضی احسان احمد

جلد:۳۶ ۲۷ ربیع الاول تا ۳ ربیع الثانی ۱۴۳۹ھ مطابق ۱۶ تا ۲۲ دسمبر ۲۰۱۷ء شمارہ:۴۷

اس شمارے میں!

فتنوں کے خلاف قلمی جہاد	۵	محمد اعجاز مصطفیٰ
ختم نبوت کی جدوجہد کا ایک اور سنگ میل	۷	مولانا زاہد الراشدی
تحفظ ناموس رسالت سنت انبیاء ہے	۹	مفتی خیب الرحمن
نکاح: اہم اصول وضوابط	۱۲	مولانا محمد فیاض عالم قاسمی
سونے کے آداب	۱۶	مولانا رضوان اللہ پشاوری
وادیٔ مہران میں ختم نبوت کی بہاریں	۱۸	مولانا توصیف احمد
مبشرات صالحہ سے گلہائے رنگا رنگ	۲۳	مولانا اورنگزیب اعوان
رفع ونزول عیسیٰ علیہ السلام (۹)	۲۵	حافظ عبید اللہ

سرپرست
حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ
حضرت مولانا حافظ ناصر الدین خاکوانی مدظلہ

مدیر اعلیٰ
مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ
مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر
مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

معاون مدیر
عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
منظور احمد میو ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر
محمد انور رانا

تزئین وآرائش:
محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان خان

بنیاد

امیر شریعت مولانا سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر حضرت مولانا سیّد محمد یوسف بنوریؒ
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ
حضرت مولانا سید انور حسین نفیس الحسینیؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ
شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ
شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

زرتعاون

امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۵ ڈالر، یورپ، افریقہ: ۷۵ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۵ ڈالر
فی شمارہ ۱۰ روپے، ششماہی: ۲۲۵ روپے، سالانہ: ۴۵۰ روپے

WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT, A/c# 0010010964680019
(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK68ABPA0010010964680019
AALMIMAJLISTAHAFFUZKHATM-E-NUBUWWAT 0010010964710018
(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK45ABPA0010010964710018
Allied Bank Binori Town Branch Code: 0159 Karachi.

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷ فیکس: ۳۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Ph:32780337, Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶
Hazori Bagh Road Multan
Ph:061-4783486

لندن آفس:
35,Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمن جالندھری مطبع: القادر پرنٹنگ پریس طابع: سیّد شاہد حسین مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

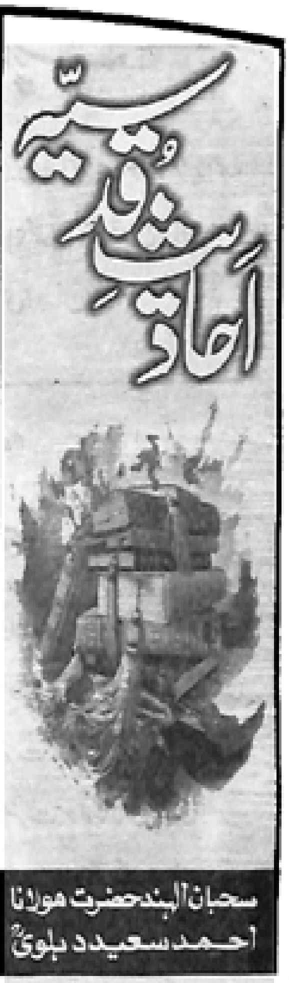

مساجد، اذان، نماز، نوافل اور رات کا قیام

حدیث قدسی ۱۷: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے ابن آدم! میری عبادت کے لئے تو فارغ رہ اور فرصت نکال تو میں تیرے سینے کو بے پروائی اور غنا سے بھر دوں گا اور تیرے فقر اور محتاجگی کو روک دوں گا، ورنہ تیرے ہاتھوں کو شغل اور کاموں کی کثرت سے بھر دوں گا اور تیرے فقر کو نہیں روکوں گا۔ (ترمذی، بیہقی)

یعنی اگر عبادت کے لئے وقت نہ نکالا تو دنیا کے دوسرے کاموں میں مبتلا کر دوں گا اور احتیاج کو دور نہ کروں گا۔

حدیث قدسی ۱۸: حضرت ابو ہریرہؓ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ اعمال ایک خاص شکل میں اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش ہوں گے۔ پس نماز آئے گی اور عرض کرے گی: اے رب! میں نماز ہوں، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: بے شک تو خیر پر ہے۔ پھر صدقہ حاضر ہو کر عرض کرے گا: اے رب! میں صدقہ ہوں، ارشاد ہوگا: بے شک تو خیر پر ہے۔ پھر روزہ حاضر ہو کر عرض کرے گا: اے رب! میں روزہ ہوں، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: بے شک تو خیر پر ہے۔ پھر اسلام حاضر ہوگا اور کہے گا: اے رب! میں اسلام ہوں، ارشاد ہوگا: بے شک تو خیر پر ہے، میں آج تیری ہی وجہ سے مواخذہ کروں گا اور تیری ہی وجہ سے بخشش کروں گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے: ”ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منه وهو فی الآخرة من الخاسرین۔“

حدیث قدسی ۱۹: حضرت ابن عباسؓ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: دنیا کی بے رغبتی سے زیادہ بہتر مجھ سے قرب حاصل کرنے کا کوئی ذریعہ نہیں، اور میرے فرض کی ادائیگی سے بہتر میری عبادت کو پورا کرنے کا طریقہ نہیں ہے۔ (قضاعی)

یعنی خدا سے قرب وہی حاصل کرتا ہے جو دنیا سے زہد اور بے رغبتی اختیار کرے۔ اور جو شخص فرائض الٰہی کو صحیح طریقہ پر ادا کرتا ہے، اس سے بہتر کوئی عبادت کرنے والا نہیں ہے۔

حدیث قدسی ۲۰: حضرت معقل بن یسارؓ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے ابن آدم! اپنے قلب کو میری عبادت کے لئے فارغ کر، میں تیرے قلب کو غنا سے اور تیرے ہاتھوں کو رزق سے بھروں گا۔ اور مجھ سے دوری اختیار نہ کر ورنہ تیرے قلب کو فقر سے اور ترے ہاتھوں کو شغل سے بھر دوں گا۔ (حاکم)

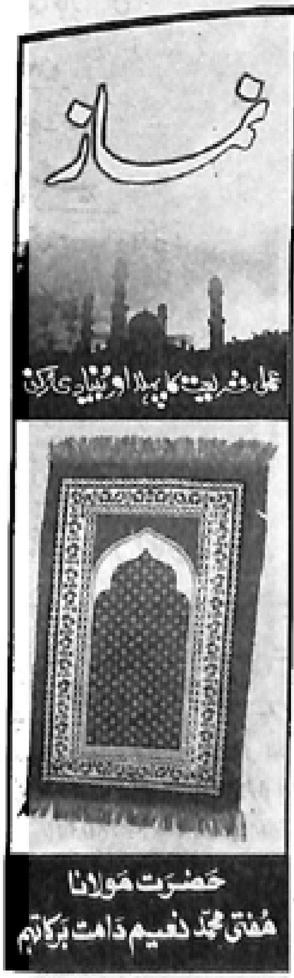

نماز جمعہ

س:...... جمعہ کے دن نماز جمعہ کن مخصوص لوگوں پر ادا کرنا فرض ہے؟

ج:...... جن لوگوں پر جمعہ کے دن نماز جمعہ فرض ہے، وہ درج ذیل ہیں:

۱:... آزاد ہونا (غلام پر نماز جمعہ فرض نہیں ہے)۔

۲:... مرد ہونا (عورت پر نماز جمعہ فرض نہیں ہے)۔

۳:... عاقل اور بالغ ہونا (مجنون اور نابالغ پر نماز جمعہ فرض نہیں ہے)۔

۴:... تندرست ہونا (ایسا مریض جو جمعہ کے لئے مسجد تک جا ہی نہ سکتا ہو یا اگر تکلیف سے چلا بھی جائے تو مرض بڑھ جاتا ہو یا دیر سے صحت مند ہونے کا خدشہ ہو، ایسے مریض پر جمعہ کی نماز فرض نہیں ہے۔ نیز ایسا تیمار دار نہ ہو جس کے جمعہ کے لئے چلے جانے سے بیمار کی خبر گیری کرنے والا کوئی نہ ہو یا بیمار کو تیمار دار نہ ہونے کی وجہ سے کسی نقصان کا خطرہ ہو تو ایسے تیمار دار پر بھی جمعہ کی نماز فرض نہیں ہے۔ نیز یہ کہ اتنی بڑی عمر ہو کہ وہ کمزوری کی وجہ سے مسجد تک نہ جا سکے تو ایسے بوڑھے پر بھی نماز جمعہ فرض نہیں ہے۔ ایسا نابینا جو بلا تکلیف مسجد نہ جا سکتا ہو اور نہ ہی اسے کوئی لے جانے والا ہو، اس پر جمعہ فرض نہیں ہے۔ البتہ ایسا نابینا شخص اگر اذان کے وقت مسجد میں ہو یا بلا تکلیف بغیر کسی کی مدد کے بھی نمازوں کے علاوہ راستوں، بازاروں میں چلتا پھرتا ہو تو اس پر نماز جمعہ فرض ہے)۔

۵:... شہر میں مقیم ہونا (مسافر پر جمعہ فرض نہیں ہے اور ایسا مقیم جو چھوٹے گاؤں میں رہتا ہو اس پر بھی جمعہ فرض نہیں ہے)۔

۶:... جماعت کی نماز نہ پڑھنے کے جو عذر شریعت نے بیان کئے ہیں، ان عذروں سے خالی ہونا اگر ان میں سے کوئی عذر پایا جائے تو ایسے معذور پر بھی جمعہ فرض نہیں ہے۔

نوٹ: مندرجہ بالا شرائط کے باوجود اگر کوئی شخص نماز جمعہ پڑھ لیتا ہے مثلاً کوئی مسافر یا کوئی عورت جماعت کی نماز میں شریک ہو کر جمعہ کی نماز پڑھ لے تو اسے ظہر کی نماز پڑھنے کی ضرورت نہیں رہتی، جمعہ کی نماز اس کے قائم مقام ہو جاتی ہے۔ البتہ عورتوں کو جمعہ کی نماز میں حاضر ہونے کے بجائے احناف کے نزدیک اپنے گھروں میں اکیلے اکیلے ظہر کی نماز پڑھنا افضل ہے۔

محمد اعجاز مصطفی

اداریہ

حضرت مولانا سعید احمد جلال پوری شہید رحمۃ اللہ علیہ کا

فتنوں کے خلاف قلمی جہاد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وسلامٌ علی عبادہٖ الذین اصطفیٰ

خیر وشر کی لڑائی ابتدائے آفرینش سے تاقیام قیامت رہے گی۔ایک طرف اللہ تبارک وتعالیٰ کے برگزیدہ اور منتخب بندے انبیاء کرام علیہم السلام اوران کے مخلص متبعین اللہ تبارک وتعالیٰ کے بندوں کو راہِ ہدایت اور صراطِ مستقیم کی طرف گامزن رکھنے کے لئے اور چلانے کے لئے مبعوث ومنتخب ہوتے رہے تو دوسری طرف شیاطین اوران کے ایجنٹ اللہ تبارک وتعالیٰ کی اس پیاری مخلوق کو ہوا وہوس اور خواہش نفسانی کا غلام بنا کر رحمت الٰہی سے دور کرنے کا سبب بنتے رہے۔آخرت اور انجام کے اعتبار سے دونوں کا کیا مقام اور حیثیت ہے؟اس بارہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:''جس نے ہدایت کی طرف بلایا اس کو بھی اتنا اجر ملے گا جو ہدایت کی پیروی کرنے والے کو ملے گا اوران کے اجر سے کوئی کمی نہیں کی جائے گی اور جس نے گمراہی کی طرف بلایا تو اس کو بھی اتنا ہی گناہ ہوگا جو گمراہی کی طرف آنے والے کو ہوگا اوران کے گناہوں سے کچھ کم نہیں کیا جائے گا۔'' (رواہ مسلم)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا میں آنے والے کذابوں اور دجالوں کے بارہ میں اپنی امت کو آگاہ کرتے ہوئے فرمایا:

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آخری زمانہ میں دجال (دھوکہ دینے والے) کذاب (بہت جھوٹ بولنے والے) تمہارے پاس ایسی احادیث لے کر آئیں گے جو نہ تم نے سنی ہوں گی اور نہ تمہارے آباؤ اجداد نے،پس تم خود کو ان سے اوران کو خود سے دور رکھنا،کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کردیں اور فتنوں میں مبتلا نہ کردیں۔'' (مشکوٰۃ المصابیح)

ان دجالوں اور کذابوں کا مقابلہ کرنے والے طائفہ منصورہ کے بارہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش گوئی فرمائی:

''حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:''میری امت میں ایک جماعت مسلسل حق کے لئے لڑتی رہے گی،وہ ان پر غالب ہوگی جو ان کا مقابلہ کریں گے،یہاں تک کہ اس جماعت کا آخری حصہ دجال سے لڑے گا۔'' (سنن ابی داؤد)

شہید ناموس رسالت حضرت اقدس مولانا سعید احمد جلال پوری نور اللہ مرقدہ اس طائفہ منصورہ کے ایک رکن اور رجل رشید تھے،جنہوں نے قلم کے ذریعے بہت ہی کم عرصہ میں بڑے بڑے فتنوں کا قلع قمع اور فتنہ پروروں کا سرنگوں کیا۔وہ فتنہ پرور مرزا غلام احمد قادیانی کی ذریت ہو یا گوہر شاہی کی روحانی اولاد۔وہ فتنہ پرور یوسف کذاب کا چیلہ زید حامد ہو یا دماغی خرابی سے متاثر میر طارق یعقوب کلفٹن والا،ہر ایک ملحد اور گمراہ کے خلاف میرے حضرت نے بروقت بیانگ دہل قرآن وسنت کے دلائل وبراہین سے لیس ہوکر ان کو چاروں شانے چت کیا۔

ایک وقت تھا کہ زید حامد جیسے ملحد وبے دین شخص نے روپ بدل کر ملعون یوسف کذاب جھوٹے مدعی نبوت کے نظریات وافکار کو میڈیا کے ذریعے مسلمانوں میں پھیلانے اور پروان چڑھانے کی بھونڈی کوشش کی تو میرے حضرت نے ''راہبر کے روپ میں راہزن'' جیسا رسالہ لکھ کر امت مسلمہ کو مرزا قادیانی جیسے دوسرے

جھوٹے مدعی نبوت یوسف کذاب کے چنگل میں پھنسنے سے بچایا۔

ایک وقت تھا کہ یوسف کذاب کے نام نہاد صحابی زید حامد کے مداحوں میں لاکھوں لوگ تھے،لیکن جب حضرت نے اپنی تحریر کے ذریعے اس کی اصلیت ظاہر کی تو وہ وقت بھی اہل پاکستان نے دیکھا کہ یوسف کذاب کا یہ نام نہاد صحابی جس شہر، جس یونیورسٹی اور جس کالج میں جانے کی کوشش کرتا تو وہ وہاں سے بھاگنے میں ہی اپنی عافیت ڈھونڈتا اور آج سوائے ذلت ورسوائی کے اس کا کوئی نام لینا گوارا نہیں کرتا۔

بہرحال ہمارے اکابر اور بزرگ جب تک حیات نے ان کا ساتھ دیا، امت مسلمہ کے دین وایمان کو مرتدین وملحدین، مشرکین ومبتدعین کے افکار ونظریات سے بچاتے رہے اور جب اس دنیا سے گئے تو اسی دین کی حفاظت کی پاداش میں شہادت کا تمغہ لے کر اللہ تبارک وتعالیٰ کے دربار میں حاضر ہوگئے۔

میرے شیخ ومربی شہید ناموس رسالت حضرت اقدس مولانا سعید احمد جلال پوری شہید نور اللہ مرقدہ کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے گوناگوں صفات ومزایا سے متصف فرمایا تھا۔تقریباً بیس سال آپ نے شہید اسلام حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید قدس سرہ کے زیر سایہ اور آپ کی راہنمائی میں زندگی کے شب وروز گزارے اور تقریباً دس سال کا مختصر عرصہ آپ کے علمی وعملی میدان کا بنتا ہے، جس میں آپ نے اپنی صلاحیتوں اور کمالات کا ایسا لوہا منوایا، جس کے اپنے اور پرائے سب ہی معترف ہیں۔ وعظ وبیان کی مجلس ہو یا اصلاح وارشاد کا عنوان، درس وتدریس کی مسند ہو یا بحث ومناظرہ کی نشست، تصوف وتزکیہ کی لائن ہو یا تصنیف وتالیف کا میدان، آپ ہر جگہ قیادت وسیادت کرتے اور اپنے شیخ کا مکمل عکس اور پرتو ہی نظر آتے ہیں۔

آپؒ نے تحریر کے میدان میں جو قلمی جہاد اور دفاع اسلام کی جنگ لڑی ہے، وہ کسی سے ڈھکی چھپی نہیں ہے۔ مشہور ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کا فرعون (ابوجہل) حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ کے فرعون سے بڑا تھا، کیونکہ فرعون موسیٰ نے مرتے وقت کہا تھا: ’’آمنت برب العالمین رب موسیٰ و ھارون‘‘ لیکن ابوجہل نے مرتے وقت کہا کہ: میری گردن ذرا نیچے سے کاٹی جائے تاکہ جب مقتولین کی گردنوں میں پڑی ہوئی میری گردن نظر آئے تو وہ بڑی ہو، جس سے پتہ چلے کہ یہ کسی سردار کی گردن ہے۔

اسی طرح مرزا غلام احمد قادیانی نے دجل وفریب کے پھندے سے اپنی جھوٹی نبوت کا پرچار کیا، اگرچہ انگریز کی چھتری اسے میسر تھی، لیکن میڈیا اور عصری درس گاہوں سے تعلیم یافتہ اور مستقبل کی حکومتی باگ ڈور سنبھالنے والے نوجوان اس کے ساتھ نہیں تھے، جس کی بنا پر ہمارے اکابر کو ہر میدان میں اسے شکست فاش دینے میں کوئی مشکل پیش نہیں آئی، لیکن آج کے زمانہ میں ’’یوسف کذاب‘‘ جھوٹے مدعی نبوت کا خلیفہ اور صحابی ’’زید زمان‘‘ (المعروف زید حامد) کا دجل وفریب مرزا غلام احمد قادیانی کے دجل وفریب سے زیادہ مہلک اور خطرناک تھا، کیونکہ الیکٹرونک میڈیا اور کالجز ویونیورسٹیز کے ہزاروں ہونہار نوجوان اس کے دجل وفریب کے پھندے کا شکار اور متاثر تھے۔

حضرت جلال پوری شہیدؒ نے اپنے قلمی جہاد سے اس کے دجل وفریب کے پھندے کو نہ صرف یہ کہ تار تار کیا بلکہ ان ہزاروں نوجوانوں کے ایمان وعقیدہ کی حفاظت کرتے ہوئے اپنی جان بھی قربان کردی۔ آج الحمدللہ! امت مسلمہ ایک نئے فتنہ کا شکار ہونے سے محفوظ ہوگئی ہے۔

بہرحال آپ کا تحریری اور تصنیفی کام اتنا موجود ہے کہ اگر اسے پڑھا جائے اور اپنے سامنے رکھا جائے تو نئی نسل کو کئی فتنوں سے بچایا جاسکتا ہے۔

یہ کتاب اس لحاظ سے اپنے اندر انفرادیت رکھتی ہے کہ ان مقالات ومضامین کی ترتیب شہید ناموس رسالت حضرت اقدس مولانا سعید احمد جلال پوری شہید نور اللہ مرقدہ نے خود قائم فرمائی تھی اور ان مقالات ومضامین کو چند ایک عنوانات کے تحت داخل کیا: مثلاً: اعمال واخلاق عنوان کے تحت ۶ مضامین، نیکی اور گناہ کے تحت ۱۴ مضامین، حج کے تحت ۴ مضامین، باطل فرقوں کے تحت ۷ مضامین، جہاد ومجاہدین کے تحت ۸ مضامین، مسائل واحکام کے تحت ۳ مقالات ومضامین سموئے گئے ہیں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ حضرت شہیدؒ کی اس تصنیف کو بھی قبولیت عامہ عطا فرمائے اور آپ کے لئے اس کو رفع درجات کا ذریعہ بنائے اور ہم خدام کو آپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور جنت الفردوس میں اکابر کی جوتیوں میں جگہ عطا فرمائے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ سیدنا محمد وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین

ختم نبوت کی جدوجہد کا ایک اور سنگِ میل

شیخ الحدیث مولانا زاہدالراشدی مدظلہ

حکومت اور تحریک لبیک یارسول اللہ کے درمیان معاہدہ اور اس کے نتیجے میں دھرنے کے اختتام پر پوری قوم نے اطمینان کا سانس لیا ہے کہ ختم نبوت جیسے نازک اور حساس مسئلہ پر ملک سنگین بحران اور خلفشار سے نکل گیا ہے اور تحریک ختم نبوت کے ایک بڑے تقاضے کی بھی بحمد اللہ تکمیل ہوگئی ہے، فالحمد للہ علی ذلک۔ اس میں جس نے بھی کسی مرحلہ میں کوئی کردار ادا کیا ہے وہ تحسین وتبریک کا مستحق ہے۔ بالخصوص معاہدہ کے دونوں فریق حکومت اور تحریک لبیک یارسول اللہ کے ارباب حل وعقد اور ان کے درمیان معاہدہ ومفاہمت کی راہ ہموار کرنے والے حلقے تبریک وتحسین کے ساتھ شکریہ کے بھی حقدار ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر سے نوازیں، آمین یارب العالمین۔

اس کے ساتھ ساتھ دھرنے اور اس کے پس منظر ونتائج کے حوالے سے کچھ سوالات اٹھائے جا رہے ہیں اور حسب عادت کچھ حلقے انہیں پھیلانے اور ان میں ضمنی سوالات کا اضافہ کرتے چلے جانے میں مصروف ہیں۔ ان میں سے کچھ باتیں متعدد حضرات نے مجھ سے بھی فون پر دریافت کی ہیں اس لئے بعض سوالات کا سرسری جائزہ لینا مناسب معلوم ہوتا ہے۔

ایک صاحب نے پوچھا ہے کہ اس تحریک میں دیوبندیوں کا کیا کردار ہے حالانکہ وہ ختم نبوت کی تحریک میں ہمیشہ پیش پیش رہے ہیں لیکن اس دفعہ وہ فرنٹ پر دکھائی نہیں دیئے۔ میں نے عرض کیا کہ اسے اگر مسلکی معاصرت سے ہٹ کر زمینی حقائق کے حوالے سے دیکھا جائے تو صورتحال یہ ہے کہ تحفظ ختم نبوت کے مطالبات کی جدوجہد نے جو صورت اختیار کرلی تھی اس کے تین دائرے بنتے ہیں:

ایک محاذ پارلیمنٹ کا ہے کہ اصل مسئلہ وہیں کھڑا ہوا تھا اور اس کا حل بھی وہیں نکلنا تھا۔ اس سلسلہ میں یہ بات ریکارڈ پر ہے کہ پارلیمنٹ میں الیکشن قوانین کا متنازعہ ترمیمی بل پیش ہونے پر ہاؤس میں سب سے پہلے اس کے بارے میں آواز جمعیت علماء اسلام کے سینیٹر حافظ حمد اللہ نے اٹھائی اور مختلف مراحل سے گزر کر جب پارلیمانی جدوجہد آخری مرحلہ تک پہنچی تو وہ ترمیمی بل جس کے ذریعے ساری کوتاہیوں کی تلافی کی گئی اور سابقہ صورتحال بحال ہوئی اس بل کا مسودہ ایوان میں جمعیت علماء اسلام کے پارلیمانی گروپ نے پیش کیا اور اسے ایوان سے منظور کرانے میں مولانا فضل الرحمن اور راجہ محمد ظفر الحق کی محنت کو کلیدی حیثیت حاصل ہے۔

دوسرا دائرہ عدالتی تھا جہاں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے پیش رفت کی اور مجلس کے مرکزی راہنما مولانا اللہ وسایا نے اسلام آباد ہائی کورٹ کا دروازہ کھٹکھٹایا۔ چنانچہ ان کی رٹ درخواست پر اسلام آباد ہائی کورٹ کے جناب جسٹس شوکت عزیز صدیقی نے متنازعہ ترمیمی بل کے متعلقہ حصوں کو معطل کرتے ہوئے حکومت کو عدالت میں طلب کرلیا اور ابھی کیس کی سماعت جاری ہے۔

جبکہ اس سلسلہ میں تیسرا محاذ عوامی دباؤ کا تھا جس میں ہمارے بریلوی دوستوں نے تحریک لبیک یارسول اللہ کے عنوان سے پیش قدمی کر کے ان دھرنوں کا اہتمام کیا اور حکومت کو بالآخر ان کے مطالبات تسلیم کرنا پڑے۔

اس مشترکہ جدوجہد کے نتیجے میں قادیانیوں اور ان کے بہی خواہ حلقوں کی یہ سازش نہ صرف ناکام ہوئی بلکہ آئندہ کے لئے بھی بحمد اللہ انہیں بریک لگ گئی ہے۔ گویا اس بار تحریک ختم نبوت کے مطالبات کو آگے بڑھانے اور انہیں حکومت سے منوانے میں پارلیمنٹ میں جمعیت علماء اسلام، عدالتی محاذ پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور عوامی دباؤ کے محاذ پر تحریک لبیک یارسول اللہ نے قائدانہ کردار ادا کیا ہے جس پر ان تینوں جماعتوں کے قائدین کے ساتھ ساتھ سینیٹ میں قائد ایوان راجہ محمد ظفر الحق بھی مبارکباد کے مستحق ہیں اور میرے خیال میں اس تنوع کو مسلکی معاصرت کی بجائے تقسیم کار کے حوالہ سے دیکھا جائے تو ایک خوبصورت تکون ہمارے سامنے آتی ہے۔

جہاں تک تحریک لبیک یا رسول اللہ کے دھرنے اور مطالبات کا تعلق ہے اس کی سب دینی جماعتوں نے حمایت کی ہے اور خود ہم نے بھی متعدد بار اس حمایت کا اظہار کیا ہے۔ مگر دھرنوں میں شرکت کے حوالہ سے یہ بات پیش نظر رہنی چاہئے کہ دھرنوں کا

اہتمام کرنے والوں نے اپنے مخصوص حلقے سے ہٹ کر نہ کسی کو شرکت کی دعوت دی ہے اور نہ ہی وہاں دوسرے حلقوں کی شرکت کے لئے حوصلہ افزائی کا کوئی ماحول موجود تھا۔ چنانچہ اس دھرنے کے دوران گوجرانوالہ میں معروف اہل حدیث راہنما مولانا مشتاق احمد چیمہ کی دعوت پر تمام مکاتب فکر کے سرکردہ زعماء کا مشترکہ اجلاس ہوا جس میں دیوبندی، بریلوی، اہل حدیث، جماعت اسلامی اور اہل تشیع کے ذمہ دار راہنماؤں نے شرکت کی۔ بریلوی مکتب فکر کے ممتاز راہنما صاحبزادہ نصیر احمد اویسی کی صدارت میں ہونے والے اس اجلاس میں یہ تجویز زیر بحث آئی کہ ہم سب کو دھرنے کے شرکاء کے ساتھ کچھ دیر بیٹھ کر ان کے ساتھ یکجہتی کا اظہار کرنا چاہئے۔ میں بھی اجلاس میں شریک تھا، اجلاس کے کم و بیش سبھی شرکاء اس تجویز سے متفق تھے مگر یہ طے پایا کہ پہلے وہاں کے ماحول کا جائزہ لے لینا چاہئے کہ کیا ہماری وہاں حاضری دھرنے کے لئے مفید ہوگی، کہیں اس ماحول میں کسی نئی الجھن کا باعث تو نہیں بن جائے گی؟ اس پر دھرنے میں شریک ہونے والے بعض دوستوں سے دریافت کیا گیا تو ان کا جواب اثبات میں نہیں تھا، اس لئے ہم سب دوست خواہش کے باوجود وہاں جانے کا فیصلہ نہ کر سکے۔

اس پس منظر میں تحریک لبیک یا رسول اللہ کے قائدین کو اس کامیاب پیش رفت پر مبارکباد پیش کرتے ہوئے ہم امید رکھتے ہیں کہ ان کی یہ کاوش اور قربانی آئندہ بھی تحریک ختم نبوت کے لئے جاری رہے گی اور وہ اس کے عمومی تقاضوں کا احساس کرتے ہوئے اس دینی محنت کو زیادہ وسیع اور مؤثر دائرے میں آگے بڑھانے کی کوشش کریں گے، ان شاء اللہ تعالیٰ۔

(روزنامہ اسلام کراچی، ۲۹ نومبر ۲۰۱۷ء)

علماء کرام کا ناموس رسالت، عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کیلئے ہر قسم کی قربانی دینے کا عہد

نبی کریم ﷺ کی ناموس رسالت کے تحفظ کیلئے کردار ادا کیا جائے: ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، مولانا عطاء المومن بخاری، مولانا حنیف جالندھری

عشق رسول کا تقاضا ہے کہ تعلیمات نبوی پر عمل کیا جائے: پیر ناصر الدین خاکوانی، مولانا عزیز الرحمن جالندھری و دیگر

ملتان (رپورٹ عرفان احمد عمرانی) ۱۲ ربیع الاول کے موقع پر علماء کرام نے ناموس رسالت اور عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے ہر قسم کی قربانی دینے کے لئے تجدید عہد کیا ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، مرکزی نائب امراء خواجہ عزیز احمد، پیر ناصر الدین خاکوانی، مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمن جالندھری نے اپنے پیغام میں کہا ہے کہ ماہ ربیع الاول کا درس ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس اور عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے ہر کردار ادا کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ مصائب و مشکلات سے نجات کے لئے اسوۂ حسنہ ہی مشعل راہ ہے، ہمیں امریکا یورپ کی غلامی کی بجائے آقائے دو جہاں کی غلامی اختیار کرنی چاہئے۔ غلامی رسول اختیار کرنے میں ہی ہماری ترقی ہے، اسی میں ہی اسلام اور امت کا بھلا ہے۔ قائد احرار ابن امیر شریعت مولانا سید عطاء المومن شاہ حسنی بخاری نے کہا ہے کہ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے تمام دینی جماعتوں کو متحد ہو کر کردار ادا کرنا ہوگا اور ملک کے اسلامی تشخص کی بقا کے لئے بھی جدوجہد کی جائے۔ انہوں نے کہا کہ ماہ ربیع الاول کا تقاضا ہے کہ اسوۂ حسنہ کے مطابق زندگی گزاری جائے۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنما مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے کہا کہ مجلس تحفظ ختم نبوت ناموس رسالت کے تحفظ کے لئے جدوجہد جاری رکھے گی۔ وفاق المدارس العربیہ کے مرکزی ناظم اعلیٰ اور جامعہ خیر المدارس کے مہتمم مولانا محمد حنیف جالندھری نے کہا ہے کہ ماہ ربیع الاول کا پیغام ہے کہ ناموس رسالت اور عقیدہ ختم نبوت پر کسی قسم کی آنچ نہ آنے دی جائے۔ عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ ایمان کا لازمی جزو ہے، محبت رسول کے بغیر کچھ نہیں۔ ہمیں اپنی زندگی شریعت کے تابع اور سیرت النبی کے مطابق سنتوں پر عمل کرتے ہوئے گزارنی چاہئے۔ امیر جماعت اسلامی سراج الحق نے کہا ہے کہ مسلمان کا کل سرمایہ محبت رسول ہے اور اس کا تقاضا ہے کہ ہمیں اپنی زندگی کے تمام امور سنت کے مطابق نمٹانے چاہئیں۔ ناموس رسالت کے خلاف سازشوں کے مقابلے کے لئے امت مسلمہ متحد ہو جائے۔ جمعیت علمائے اسلام کے راہنما مولانا امجد خان نے کہا کہ ماہ ربیع الاول میں ہمیں عہد کرنا چاہئے کہ ناموس رسالت کے تحفظ کے لئے کسی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔ جمعیت علماء پاکستان کے راہنما علامہ اویس نورانی نے کہا ہے کہ یوم ولادت رسول منانے کے ساتھ تعلیمات رسول پر عمل کیا جائے۔ مغرب کی تقلید کے ساتھ عشق رسول کا دعویٰ صرف دھوکا دینا ہے۔ ہمیں اسوۂ حسنہ کی ہی تقلید کرنی چاہئے، ناموس رسالت پر کٹ مرنے کے لئے تیار رہنا چاہئے۔ جمعیت علماء اسلام کے مرکزی راہنما مولانا رشید احمد لدھیانوی نے کہا کہ ناموس رسالت کے تمام دشمنوں اور ان کی سازشیوں کے مقابلہ کے لئے امت متحد ہو جائے۔ خصوصاً پاکستان کی تمام دینی و سیاسی جماعتیں آئندہ بھی متحد رہیں تاکہ دشمن پھر کوئی کھیل نہ کھیل سکے۔ مجلس احرار اسلام کے مرکزی نائب امیر سید کفیل بخاری نے کہا کہ تحریک ختم نبوت کی جدوجہد جاری رہے گی، ہر صورت میں ناموس رسالت کا تحفظ کیا جائے گا۔ ماہ ربیع الاول کے پیغام پر عمل کیا جائے گا، نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں معمولی بھی گستاخی برداشت نہیں کی جائے گی۔ (روزنامہ اسلام کراچی، یکم دسمبر ۲۰۱۷ء)

تحفظ ناموس مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم سنت الٰہیہ ہے!

مفتی منیب الرحمن، چیئرمین رویت ہلال کمیٹی پاکستان

رحمۃ للعالمین خاتم النبیین سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی سراپا امتیاز ہے، آپ کی ذاتِ مبارک اور اسوۂ حسنہ کا ہر زاویہ اور ہر عنوان اپنے اپنے شعبے میں رفعت وعظمت اور کمالات کے انتہائی اعلیٰ درجے کا حامل ہے اور مخلوق میں کسی کی بھی ان عظمتوں تک رسائی نہیں ہے۔ یہی امتیازی جہت آپ کے دونوں اسمائے مبارک احمد ومحمد سے بھی عیاں ہے، کیونکہ احمد کے معنی (اللہ کی) سب سے زیادہ تعریف کرنے والا اور محمد کے معنی جس کی سب سے زیادہ تعریف کی گئی ہو۔ کسی کا وصف بطریق کمال وہی بیان کرسکتا ہے، جو اس کی رفعتوں اور حقیقتوں سے آشنا ہو اور ذاتِ مصطفی کے بارے میں یہ مقام خالق کائنات کا ہے اور ذاتِ باری تعالیٰ کے بارے میں یہ مقام سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے، غالب نے کہا ہے:

غالب ثنائے خواجہ بہ یزداں گزاشتیم
کاں ذاتِ پاک مرتبہ دانِ محمد است

ترجمہ:''میں نے تاجدار کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح وثنا اللہ تعالیٰ کی ذات پر چھوڑ دی ہے، کیونکہ وہی اُن کے مقام کو کما حقہ جاننے والا ہے۔''

یہاں میں مقامِ مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک خاص پہلو کی طرف اشارہ کرنا چاہتا ہوں: عام دستور اور شعار یہ ہے کہ جس پر الزام لگایا جائے یا جس پر طعن کیا جائے، وہ خود اپنی صفائی پیش کرتا ہے، لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امتیازی شان یہ ہے کہ دشمنانِ رسالت کی طرف سے الزام سیدنا مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم پر لگتا ہے اور صفائی ربِ مصطفی بیان فرماتا ہے، اس کی چند مثالیں یہ ہیں:

(۱) جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت قاسم کا انتقال ہوا تو العاص بن وائل اور دیگر سرکردہ مشرکین مکہ نے آپ پر''اَبتر'' یعنی نسل کا سلسلہ منقطع ہونے کا طعن کیا کہ آپ کا ذکر آپ کے بعد جاری نہیں رہے گا، اس کا سبب کفار کا یہ زعم تھا کہ جب سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے وصال فرمالیں گے، تو کوئی اولادِ نرینہ نہ ہونے کے سبب آپ کا ذکر منقطع ہوجائے گا۔ اہلِ عرب کا خیال تھا کہ جس کی نسل چلتی رہے، اس کا ذکر باقی رہتا ہے، ورنہ وقت گزرنے کے ساتھ نام مٹ جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ان طعن کرنے والوں کو جواب دیا:

ترجمہ:''(اے حبیب کریم! آپ کا ذکر تو ہمیشہ شان وشوکت سے جاری رہے گا، ہاں!) بے شک آپ کے دشمن کا ذکر منقطع ہو جائے گا۔'' (کوثر:۳)

مزید فرمایا:

''ہم نے آپ کی خاطر آپ کا ذکر بلند کردیا۔'' (انشراح:۴)

امام احمد رضا قادری نے کہا ہے:

مٹ گئے مٹ جاتے ہیں مٹ جائیں گے اَعدا تیرے
نہ مٹا ہے، نہ مٹے گا، کبھی چرچا تیرا

(۲) کافروں نے آپ پر طعن کیا کہ جو کچھ آپ بیان کررہے ہیں یہ''اَضغاثُ اَحلام''یعنی''پریشاں خواب'' ہیں، اس سے ان کی مراد بے ترتیب، بے ربط اور خلط ملط باتیں ہیں، اسی طرح انہوں نے پیغامِ مصطفی کو شاعرانہ تخیل قرار دیا۔ کبھی وہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے گفتارِ مبارک کی شیرینی اور اثر آفرینی کو جادوگری سے تعبیر کرتے اور آپ پر''ساحر'' ہونے کا طعن کرتے تاکہ لوگ آپ سے دور رہیں اور آپ کے حلقۂ اثر میں نہ آجائیں، اسی طرح بعض اوقات وہ آپ کو''کاہن'' کہتے اور کبھی کہتے کہ معاذ اللہ! یہ کلام شیطان نے اِلقا کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کفار کے ان طعنوں کے رد میں فرمایا:

(الف):... ترجمہ:''کافروں نے کہا: یہ (قرآن) پریشاں خواب ہیں، بلکہ انہوں نے خود اس کو گھڑ لیا ہے، بلکہ یہ شاعر ہیں، ان کو پہلے رسولوں کی طرح ہمارے سامنے کوئی نشانی لانی چاہئے۔'' (الانبیاء:۵)

(ب):... ترجمہ:''اور ہم نے اس (نبی) کو شعر کہنا نہیں سکھایا اور نہ یہ اس کے شایانِ شان ہے، یہ کتاب تو صرف نصیحت اور واضح قرآن ہے۔'' (یٰسین:۶۹)

(ج):... ترجمہ:''بے شک یہ (قرآن) ضرور رسولِ کریم کا قول ہے اور یہ کسی شاعر کا کلام نہیں ہے، تم بہت کم ایمان لاتے ہو اور نہ ہی کسی کاہن کا قول ہے، تم بہت کم نصیحت حاصل کرتے ہو، (یہ) رب العالمین کی طرف

سے نازل کیا ہوا ہے۔" (الحاقہ:۴۰تا۴۳)

(د):ترجمہ: "اور یہ شیطان مردود کا کلام نہیں ہے، پھر کدھر (بہکے) جارہے ہو، یہ تو تمام جہان والوں کے لئے نصیحت ہے، تم میں سے ہر اس شخص کے لئے جو راست روی کا خواہاں ہو۔" (التکویر:۲۵تا۲۸)

(۳) کفار کبھی آپ کو معاذ اللہ! مجنون کہتے، اللہ تعالیٰ نے اُن کے رد میں فرمایا:

(الف):... ترجمہ: "ن، قلم کی قسم اور اس کی جو (فرشتے) لکھتے ہیں: (اے رسول مکرم!) آپ اپنے رب کے فضل سے مجنون نہیں ہیں اور بے شک آپ کے لئے لامحدود اجر ہے اور بے شک آپ اخلاق کے عظیم مرتبے پر فائز ہیں، پس عنقریب آپ دیکھ لیں گے اور وہ بھی دیکھ لیں گے کہ تم میں سے کون مجنون تھا۔" (القلم:۱تا۶)

(ب):... ترجمہ: "اور وہ کہتے ہیں کہ یہ مجنون ہیں، حالانکہ یہ تمام جہانوں کے لئے نصیحت ہے۔" (القلم:۵۱،۵۲)

(۴) کفار کا ایک اعتراض یہ تھا کہ دوسری الہامی کتابوں کی طرح قرآن مجید کو اللہ تعالیٰ نے بیک وقت نازل کیوں نہ کیا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

ترجمہ: "ہم نے یونہی اسے بتدریج نازل کیا ہے، تاکہ اس سے آپ کے دل کو مضبوط کریں اور ہم نے اسے وقفے وقفے سے تلاوت فرمایا ہے۔" (الفرقان:۳۲)

یعنی بتدریج قرآن کے نزول کی حکمت یہ ہے کہ ایک تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اللہ تعالیٰ کے ساتھ نامہ و پیام کا سلسلہ جاری رہے، آپ کے دل کو قرار و ثبات نصیب ہو اور اللہ تعالیٰ کے نورانی کلام کی تجلیات و اسرار سے آپ کے قلب کو تقویت حاصل ہوتی رہے۔

(۵) ایک صورت حال یہ رونما ہوئی کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت سے کچھ وقفے کے لئے نزول وحی کا سلسلہ موقوف فرمادیا۔ اس سے مشرکین نے طعن کیا کہ آپ کے رب نے آپ کو چھوڑ دیا ہے، یعنی نزول وحی کا موقوف ہونا معاذ اللہ! اللہ تعالیٰ کی ناراضی کا سبب ہے، اللہ نے ان کے رد میں فرمایا:

ترجمہ: "(اے حبیب!) آپ کے رب نے نہ آپ کو چھوڑا ہے اور نہ ہی وہ آپ سے ناراض ہوا ہے اور ہر آنے والا لمحہ آپ کے لئے گزشتہ سے بہتر ہے اور عنقریب آپ کا رب آپ کو اتنا عطا فرمائے گا کہ آپ راضی ہوجائیں گے۔" (الضحیٰ:۳تا۵)

امام احمد رضا قادری نے انہی آیات کی ترجمانی کرتے ہوئے کہا:

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم
خدا چاہتا ہے رضائے محمد

(۶) سابق انبیائے کرام کی شریعتوں میں غنیمت اور صدقات کے مال سے لوگوں کو استفادے کی اجازت نہیں تھی، بلکہ ان صدقات کو کھلے میدان میں رکھ دیا جاتا، اگر وہ صدقہ اللہ کی بارگاہ میں مقبول ہوتا، تو آسمان سے آگ آتی اور اسے جلا ڈالتی اور اگر وہ صدقہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے رد ہوجاتا تو آسمانی آگ اسے نہ جلاتی۔ اس سے صدقے کے قبول یا رد ہونے کا لوگوں کو پتا چل جاتا اور جس کا صدقہ رد ہوتا، اس کی رسوائی ہوتی۔ قرآن نے آدم علیہ السلام کے دو بیٹوں کی قربانی پیش کرنے، ایک کی رد ہونے اور دوسرے کی قبول ہونے کا ذکر سورۂ مائدہ کی آیات ۲۷ تا ۳۱ میں تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے۔ اسی بنا پر یہود مدینہ نے آپ سے مطالبہ کیا کہ آپ بھی اس طرح کی قربانی پیش کریں، اللہ تعالیٰ نے ان کے اس اعتراض کے جواب میں فرمایا:

ترجمہ: "جن لوگوں نے کہا: اللہ نے ہم سے یہ عہد لیا ہے کہ ہم اس وقت تک کسی رسول پر ایمان نہ لائیں تاوقتیکہ وہ ہمارے سامنے ایسی قربانی پیش کرے جس کو آگ کھا جائے، (اے رسول!) کہہ دیجئے کہ مجھ سے پہلے تمہارے پاس کئی رسول بہت سی واضح نشانیاں لے کر آئے

خضریٰ مسجد کمن آباد لاہور میں بیان

لاہور.... خضریٰ مسجد کمن آباد لاہور کا سنگ بنیاد شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ نے ۱۹۷۱ء میں رکھا۔ حضرت امام الہدیٰ مولانا عبیداللہ انورؒ ہر ماہ مجلس ذکر کراتے، جس کا اشتہار ہفت روزہ "خدام الدین" میں شائع ہوتا۔ یہ سلسلۂ ذکر حضرتؒ کی زندگی مبارک کے آخر تک جاری رہا۔ یہ مسجد اہل حق کا مرکز رہی ہے، اب بھی مرکز ہے۔

جمعیت علماء اسلام (س) کے مرکزی جنرل سیکریٹری مولانا عبدالرؤف فاروقی مدظلہ اس مرکز کے خطیب و امام ہیں۔ مولانا فاروقی صاحب علم خطیب ہیں۔ "مطالعۂ مذاہب" کے نام سے ماہنامہ رسالہ شائع فرماتے ہیں، جس میں یہودیت، عیسائیت کے عقائد و عزائم پر عالمانہ گرفت فرماتے رہتے ہیں۔

۱۳ رنومبر بعد نماز عصر مولانا عبدالنعیم لاہوری کی استدعا اور مولانا فاروقی کے حکم پر راقم کا بیان ہوا، جس میں حالات حاضرہ پر گفتگو کی گئی۔

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

اور یہ نشانی بھی جس کا تم نے مطالبہ کیا ہے، اگر تم سچے ہو تو تم نے انہیں کیوں قتل کیا؟ ۔''

(آل عمران:۱۸۳)

(۷) منافقین اور یہود نے تحویلِ قبلہ کے وقت اعتراض کیا کہ کبھی ان کا رخ بیت المقدس کی جانب اور کبھی بیت اللہ کی جانب ہوتا ہے، ان کی بات کا کیا اعتبار؟ اللہ تعالیٰ نے ان کے رد میں فرمایا:

ترجمہ: ''عنقریب بیوقوف لوگ کہیں گے کہ ان (مسلمانوں) کو ان کے اُس قبلے سے جس پر وہ تھے، کس نے پھیر دیا، کہہ دیجیے: مشرق اور مغرب اللہ ہی کے ہیں، وہ جس کو چاہتا ہے، صراطِ مستقیم پر چلاتا ہے۔''

(البقرہ:۱۴۲)

بجائے اس کے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُن کے اعتراض کا خود جواب دیتے، سترہ ماہ تین دن تک بیت المقدس کی جانب نماز پڑھے جانے اور پھر تبدیلی قبلہ کا حکم آنے کا سبب بیان فرماتے، اللہ تعالیٰ نے خود اس کی حکمت بیان فرمادی:

ترجمہ: ''(اور اے رسول!) جس قبلے پر آپ پہلے تھے، ہم نے اُسے اس لیے مقرر فرمایا تھا تاکہ جو لوگ رسول کی پیروی کرتے ہیں، ہم انہیں اُن لوگوں سے ممتاز کردیں جو الٹے پاؤں واپس (کفر کی جانب) پلٹ جاتے ہیں اور بے شک یہ (تحویلِ قبلہ) ضرور بہت بھاری ہے، سوائے اُن لوگوں کے جن کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت عطا فرمائی ہے۔''

(البقرہ:۱۴۳)

یعنی عارضی طور پر بیت المقدس کو قبلہ بنانے اور پھر تحویل قبلہ کے ذریعے حتمی اور قطعی طور پر بیت اللہ کو قبلہ قرار دے کر مخلص مومنوں کو منافقوں اور یہود سے ممتاز کرنا مقصود تھا۔ کیونکہ مومن کی نظر میں حقانیت کا معیار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی غیر مشروط اطاعت ہے، حق کی معرفت کا مدار عقل پر نہیں بلکہ وحیِ ربانی پر ہوتا ہے اور مہبطِ وحیِ ربانی ذاتِ پاک مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

ترجمہ: ''بے شک یہ (قرآن) رب العالمین کا نازل کیا ہوا ہے، جس کو جبریل امین لے کر آپ کے قلب (اطہر) پر نازل ہوئے تاکہ آپ (عذابِ الٰہی سے) ڈرانے والوں میں سے ہوجائیں، (یہ) واضح عربی زبان میں ہے۔''

(الشعراء:۱۹۲تا۱۹۵)

الغرض منافق یہ اعتراض کریں گے کہ جو شخص آئے روز قبلہ تبدیل کرے، اس کی بات کا کیا اعتبار ہے، مگر مومن کامل کسی تردّد کے بغیر سراپا تسلیم ورضا بن جائے گا اور اطاعتِ مصطفی کرے گا، کیونکہ معرفتِ حق کا منبع رسول کریم کی ذاتِ گرامی ہے۔ ☆☆

مولانا حسن جان شہیدؒ.... تعارف وخدمات

مولانا حسن جان شہید کا تعلق قریش خاندان سے ہے، آپ کے آباؤ اجداد کسی جہاد کے سلسلہ میں عرب سے قندہار اور قندہار سے لعل پورہ افغانستان میں رہائش پذیر ہوگئے، پھر وہاں سے آپ کے جدامجد مولانا محمد حسن قریشیؒ نے چارسدہ میں رہائش رکھ لی۔ آپ کی پیدائش ۲/ ذوالقعدہ ۱۳۵۶ھ مطابق ۳/ جنوری ۱۹۳۸ء محلہ میاں کلے چارسدہ میں ہوئی۔ آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے والد محترم شیخ الحدیث مولانا محمد علی اکبر جان اور اپنے چچا اور تایا سے حاصل کی، بڑی کتابیں دارالعلوم نعمانیہ اتمانزئی اور دارالعلوم اسلامیہ چارسدہ میں پڑھیں، جبکہ دورۂ حدیث شریف جامعہ اشرفیہ لاہور سے کیا۔ جہاں حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ، مولانا عبیداللہ اشرفیؒ، مولانا رسول خانؒ، مولانا مفتی جمیل احمد تھانویؒ، مولانا محمد ضیاء الحق سے احادیث طیبہ کی تعلیم حاصل کی۔ مزید تعلیم کے لئے جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ تشریف لے گئے اور وہاں چار سال تک زیر تعلیم رہے۔ دارالعلوم نعمانیہ چارسدہ میں سات سال تک شیخ الحدیث رہے، پھر دارالعلوم العربیہ ٹل کوہاٹ اور دو سال دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک میں حدیث پاک پڑھاتے رہے، دارالعلوم مردان میں بھی پانچ سال تک شیخ الحدیث رہے، نیز جامعہ امدادالعلوم الاسلامیہ میں شیخ الحدیث کے منصب پر فائز رہے۔ بعدازاں آپ کے ایک مخلص دوست حاجی محمد بشیرؒ نے جامعہ احسن المدارس کا نظم ونسق آپ کے سپرد کردیا، جہاں آپ تاحیات مدرس، صدر مدرس اور شیخ الحدیث اور مہتمم رہے۔ ۲/ رمضان المبارک ۱۴۲۸ھ مطابق ۱۵/ دسمبر ۲۰۰۷ء افطار کے وقت آپ کو شہید کردیا گیا۔ سیاسی طور پر آپ جمعیت علماء اسلام سے منسلک رہے۔ ۱۹۹۰ء کے الیکشن میں آپ نے پشاور کے علماء کرام، مشائخ عظام اور جمعیت علماء اسلام کے اصرار پر عوامی نیشنل پارٹی کے رہبر جناب عبدالولی خان کے مقابلہ میں الیکشن لڑا اور انہیں ۱۴۲۷۰ ووٹوں سے شکست دی، آپ کو ۶۷۱۰۴ ووٹ ملے، جبکہ جناب عبدالولی خان کو ۵۲۸۲۷ ووٹ ملے۔ آپ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے کارہائے نمایاں کو تحسین کی نگاہ سے دیکھتے تھے، اسمبلی کے اندر اور باہر مجلس کی پشت پناہی فرماتے رہے۔ آپ نے اسمبلی میں اسلامی طریقہ کے مطابق السلام علیکم اور اذان کی آواز رائج کرائی۔ آپ جناب فاروق احمد خان لغاری کے دورِ صدارت میں اسلامی نظریاتی کونسل کے ممبر بھی رہے۔ نظریاتی کونسل میں بھی اسلامی نظریہ کے مطابق قوانین کو ڈھالنے کی بھرپور کوشش کی۔ آپ جہاں بھی رہے، حق گوئی وبے باکی آپ کا شیوہ رہی اور آپ نے ڈنکے کی چوٹ پر بات کی۔ اب آپ کے فرزندان گرامی جامعہ کا نظم ونسق سنبھالے ہوئے ہیں۔ راقم کو حضرت شہید کی قبر مبارک پر حاضری اور فاتحہ ودعا کی سعادت نصیب ہوئی۔ اللہ پاک آپ کی قبر مبارک کو بقعۂ نور بنائے۔ آمین یا الٰہ العالمین!

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

نکاح: اہم اصول وضوابط

مولانا محمد فیاض عالم قاسمی، دارالقضاء آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ، ناگپاڑہ، ممبئی

اعتدال کی حالت میں نکاح کرنا سنت ہے، کیونکہ حدیث میں ہے: "النکاح من سنتی" فقہاء کرام نے حالات کے اعتبار سے نکاح کرنے اور نہ کرنے کے احکام بیان کئے ہیں، جو درج ذیل ہیں:

فرض:

اگر شہوت بہت زیادہ ہو حتی کہ نکاح نہ کرنے کی صورت میں گناہ کر لینے کا یقین ہو، مہر اور نان و نفقہ ادا کر سکتا ہو، نیز بیوی پر ظلم وستم کرنے کا خوف نہ ہو، تو ایسی صورت میں نکاح کر لینا فرض ہے۔

واجب:

نکاح کرنے کا تقاضہ ہو، نکاح نہ کرنے کی صورت میں گناہ میں پڑنے کا اندیشہ ہو، مہر اور نان ونفقہ ادا کر سکتا ہو نیز بیوی پر ظلم وستم کرنے کا خوف نہ ہو، تو ایسی صورت میں نکاح کر لینا واجب ہے۔

سنت موکدہ:

عام حالات میں یعنی مالی اور جسمانی حالت اچھی ہو، بیوی کے حقوق کو ادا کر سکتا ہو، بیوی پر ظلم وستم کرنے کا خوف نہ ہو تو نکاح کرنا سنتِ موکدہ ہے۔

مکروہ تحریمی:

اگر نکاح کرنے کے بعد بیوی کے مالی یا صنفی حقوق ادا نہ کرنے کا اندیشہ ہو تو نکاح کرنا مکروہ تحریمی ہے۔

حرام:

اگر نکاح کرنے کے بعد بیوی کے مالی یا صنفی حقوق ادا نہ کرنے کا یا عورت پر ظلم کرنے کا یقین ہو یا نکاح کرنے کا مقصد بیوی پر ظلم کرنا ہو تو پھر نکاح کرنا حرام ہے۔ (البحرالرائق ۳/۸۴، الدرالمختار علی ردالمحتار: ۳/۶، فتاوی محمودیہ ۱۱/۲۷۴ پاکستان)

نکاح کرنے کے یہ درجات جس طرح مردوں کے لئے ہیں، اسی طرح عورتوں کے لئے بھی ہیں۔

نکاح میں لڑکے کے اوپر مہر، ولیمہ مسنونہ اور مستقل طور پر بیوی کے نان ونفقہ کے اخراجات کے علاوہ کوئی مالی ذمہ داری نہیں ہے؛ اس لئے صرف اس وجہ سے کہ ابھی زیادہ روپیہ پیسہ نہیں ہے، یا ولیمہ میں بھاری بھرکم خرچہ کرنے کی استطاعت نہیں ہے، نکاح نہ کرنا یا نکاح کو موخر کرنا درست نہیں ہے؛ بلکہ اگر نکاح کرنے کی ضرورت ہو تو ایسی صورت میں سخت گناہ ہوگا اور اپنے ذہن اور جسم وروح کے ساتھ ناانصافی بھی ہوگی۔

جہیز کا مطالبہ کرنا:

لڑکے کا یا اس کے گھر والوں کی طرف سے کسی کا لڑکی سے یا اس کے گھر والوں میں سے کسی سے کسی بھی سامان کا یا کھانے کی دعوت کا صراحت کے ساتھ یا اشارہ وکنایہ میں یا رسم ورواج کی بنیاد پر مطالبہ کرنا جائز نہیں، سخت گناہ کی بات ہے اور مرد کی غیرت کے خلاف ہے۔ کپڑے، زیورات اور گھریلو ساز و سامان کا انتظام کرنا سب مرد کے ذمہ ہے۔ اگر لڑکی والے مطالبہ کے بغیر مگر رسم ورواج یا سماج کے دباؤ میں آکر کچھ دے تو بھی لینا نہیں چاہئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "لَا يَحِلُّ مَالُ رَجُلٍ مُسْلِمٍ لِأَخِيهِ، إِلَّا مَا أَعْطَاهُ بِطِيبِ نَفْسِهِ" (سنن الکبریٰ للبیہقی: ۱۶۷۵۶) یعنی کسی دوسرے کا مال اس کی دلی رضامندی کے بغیر کسی کے لئے حلال نہیں۔ سماجی دباؤ میں آ کر دینے کا مطلب یہ ہے کہ دینے والا یوں سمجھے کہ ہمارے یہاں اس موقع پر فلاں چیز دینے کی رسم ہے دینا ہی پڑے گا، اگر نہیں دیں گے تو لوگ کیا کہیں گے؟ اگر لڑکی از خود کوئی سامان اپنے میکے سے لاتی ہے تو اس پر صرف اسی لڑکی کا حق ہے۔ مرد کو اس میں اپنا حق جتانا یا بیوی کی اجازت کے بغیر اس کا استعمال کرنا صحیح نہیں ہے۔

حق مہر:

نکاح کی وجہ سے بیوی کا مہر واجب ہوتا ہے۔ مہر کی مقدار کم از کم دس درہم یعنی تیس گرام چھ سو اٹھارہ ملی گرام چاندی یا اس کی مالیت کا ہونا ضروری ہے۔ اس سے کم مالیت میں اگر نکاح کیا جائے مثلاً پانچ سو روپے میں یا صرف ۷۸۶ روپے میں تو نکاح تو منعقد ہو جائے گا؛ مگر دس درہم کی مقدار کا ادا کرنا واجب ہوگا؛ تاہم متوسط طبقے کے لوگوں کے لئے مہر فاطمی یعنی ایک کلو پانچ سو تیس گرام نو سو ملی گرام چاندی متعین کرنا مستحب ہے۔ دین مہر کا بعد نکاح فوراً ادا کر دینا بہتر ہے۔ اس کو موخر کرنا مناسب نہیں، علماء کرام کا مشورہ ہے کہ اس زمانہ میں سونے یا چاندی میں مہر متعین کرنا لڑکی کے حق میں مناسب ہے؛ اس لئے کہ افراط زر کے اس زمانہ میں سالوں گزرنے کے باوجود اس کی مالی حیثیت میں کمی واقع نہیں ہوتی ہے۔ دوسرے یہ کہ یہ سنت سے زیادہ قریب ہے؛

کیونکہ دورِ نبوی میں عموماً سونے و چاندی سے مہر طے ہوتا تھا۔

ارکانِ نکاح:

نکاح حرام کو حلال کرتا ہے؛اس لئے اس کے ارکان اور شرائط کو بوقت نکاح ملحوظ رکھنا نہایت ہی ضروری ہے،ورنہ بعض دفعہ نکاح منعقد ہی نہیں ہوتا ہے اور طویل عرصہ تک لڑکا لڑکی دونوں حرام کاری کرتے رہتے ہیں۔نکاح کے ارکان ایجاب وقبول ہیں۔پیغام دینے اور پیش کش کرنے کو ایجاب کہتے ہیں،خواہ لڑکے کی طرف سے ہو یا لڑکی کی طرف سے اور دوسرے کی طرف سے منظور کر لینے کو قبول کہا جاتا ہے۔

ایجاب وقبول کی شرائط:

پہلی شرط: ایجاب وقبول کی شرطوں میں سے ایک یہ ہے کہ ایجاب وقبول کی مجلس ایک ہو، مثلاً ایجاب جس مجلس میں ہوا اسی مجلس میں قبول ہو جائے ورنہ نکاح منعقد نہیں ہوگا،مثلاً اگر ایجاب وقبول کی جگہ بدل جائے یا کوئی ایک مجلس سے اٹھ جائے پھر قبول کرے تو نکاح منعقد نہیں ہوگا۔(بدائع الصنائع:۲/۲۳۲،ہندیہ:۱/۲۶۹)

دوسری شرط: دوسری شرط یہ ہے کہ:

(الف) ایجاب وقبول کا تلفظ کیا گیا ہو،یعنی اگر ایجاب وقبول کرنے والا بولنے پر قادر ہے اور دونوں مجلس میں موجود ہیں تو ایجاب وقبول کی منظوری زبان سے دینا ضروری ہے۔مثلاً ایجاب یوں کرے ”میں نے آپ سے اتنے مہر کے عوض نکاح کیا“ اور قبول یوں کرے ”ہاں میں نے قبول کیا“ اگر ایجاب وقبول کے الفاظ لکھ دیئے جائیں،یا صرف سر کو ہلا دیا جائے یا نکاح نامہ میں صرف دستخط کر دیئے جائیں تو ان صورتوں میں نکاح منعقد نہیں ہوگا۔

(ب) اگر نکاح کرنے والوں میں سے کوئی ایک مجلس میں موجود نہ ہو؛مگر اس کی طرف سے اس کا ولی جس کو اس نے نکاح کرانے کی اجازت دے رکھی ہو یا وکیل جس کو اس نے نکاح کرانے کا وکیل بنایا ہو،موجود ہو تو وہ خود اس کی طرف سے ایجاب یا قبول کرے۔مثلاً یوں ایجاب کرے: ”میں نے فلاں یا فلانہ کا نکاح آپ سے اتنے مہر کے عوض کیا“ اور قبول اس طرح کرے ”ہاں میں نے فلاں یا فلانہ کی طرف سے قبول کیا“ یا قاضی ولی اور وکیل کا ترجمان بن کر اس کی موجودگی میں ایجاب کرے تو اس سے بھی نکاح منعقد ہو جائے گا۔

(ج) اگر کوئی ولی یا وکیل بھی موجود نہ ہو تو اگر کسی ایک نے ایجاب کو لکھ کر بھیجا اور دوسرے نے جس مجلس میں اس کو ایجاب کی تحریر پہونچی اسی مجلس میں گواہوں کی موجودگی میں ایجاب کو پڑھ کر یا کسی سے پڑھوا کر زبان سے قبول کیا تو نکاح منعقد ہو جائے گا۔(ہندیہ:۱/۲۶۹-۲۷۰)

تیسری شرط: تیسری شرط یہ ہے کہ ایجاب وقبول کے صیغے ماضی یا حال کے ہوں،مثلاً میں نے آپ سے نکاح کیا یا نکاح کرتا ہوں تجھے،اسی طرح میں نے قبول کیا یا میں قبول کرتا ہوں،یا مجھے قبول ہے وغیرہ الفاظ کہے،پس اگر مستقبل کے صیغے استعمال کئے جائیں،مثلاً یوں کہا کہ نکاح کروں گا،قبول کروں گا یا ٹھیک ہے کر لوں گا وغیرہ تو نکاح منعقد نہیں ہوگا۔(الفقہ الاسلامی وادلتہ:۹/۳۵)

چوتھی شرط: چوتھی شرط یہ ہے کہ ایجاب وقبول کم از کم دو ایسے مسلمان عاقل وبالغ مرد یا ایک مرد اور دو عورتوں کی موجودگی میں ہو،جو فریقین کے ایجاب وقبول کے الفاظ کو سن سکیں؛لہٰذا اگر دو گواہ نہیں ہیں یا گواہ تو ہیں؛مگر مسلمان نہیں ہیں،یا صرف عورتیں ہیں،یا گواہ بالغ نہیں ہیں،یا عاقل نہیں ہیں تو نکاح منعقد نہیں ہوگا۔

نکاح کرنے کے طریقے:

نکاح کرنے کے چار طریقے ہیں جو حسب ذیل ہیں:

اَصالۃً: یعنی نکاح کرنے والا خود ایجاب یا قبول کرے۔مثلاً لڑکا یا لڑکی دونوں میں سے کوئی ایک دو گواہوں کی موجودگی میں دوسرے سے کہے کہ میں نے آپ سے اتنے مہر کے عوض نکاح کیا اور وہ کہے ہاں میں نے قبول کیا۔

ولایۃً: یعنی نکاح کرنے والے کا ولی،مثلاً اس کا باپ یا دادا،بھائی، چچا وغیرہ (بالترتیب) اس کی طرف سے ایجاب یا قبول کرے،ایسا صرف اس صورت میں ہوتا ہے؛ جب کہ لڑکا یا لڑکی نابالغ ہو۔ اگر نکاح باپ دادا کے علاوہ کسی دوسرے ولی، مثلاً بھائی، چچا وغیرہ نے کرایا ہے،تب تو ان کو بالغ ہونے کے بعد اختیار ہوگا کہ اس نکاح کو باقی رکھیں یا ختم کر دیں،اور اگر باپ دادا نے کرایا ہے تو یہ اختیار نہیں رہے گا۔ہاں اگر باپ دادا اپنے فسق وفجور میں مشہور ہوں تو پھر نکاح ختم کرنے کا اختیار ہوگا۔ فقہ کی اصطلاح میں اس کو ”خیار بلوغ“ کہا جاتا ہے؛ مگر اس کے لئے قضاء قاضی شرط ہے،یعنی شرعی دارالقضاء میں جاکر قاضی شریعت کی خدمت میں فسخ نکاح کا درخواست دینا ضروری ہے،قاضی محترم تحقیق کرنے کے بعد فسخ کر سکتے ہیں۔

اجازتاً: اگر لڑکا یا لڑکی بالغ ہو تو اس کی طرف سے اجازت یا وکالت کا ہونا ضروری ہے۔ ہمارے معاشرہ میں عموماً لڑکا اور لڑکی کے والدین،اولیاء و سرپرستان نکاح کراتے ہیں،یہ ایک بہتر اور مستحسن عمل ہے؛ کیونکہ دونوں کے اولیاء اپنی اولاد کی دینی اور دنیاوی بھلائی دیکھ کر ہی نکاح کرائیں گے۔اسی وجہ سے شریعت میں ولی کی اجازت کے بغیر کئے گئے نکاح کو ناپسندیدہ سمجھا گیا ہے۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اولیاء کو حکم فرمایا ہے کہ وہ اپنی بالغ اولاد

کا نکاح ان کی رضامندی کے بغیر نہ کریں۔"لَا تُنْکَحُ الْاَیِّمُ حَتّٰی تُسْتَاْمَرَ، وَلَا تُنْکَحُ الْبِکْرُ حَتّٰی تُسْتَاْذَنَ"(بخاری:۵۱۳۶) کیونکہ ازدواجی زندگی دونوں میاں بیوی کو گزارنی ہے؛اس لئے ان سے اجازت لی جائے۔

اجازت کا مطلب یہ ہے کہ بالغ لڑکا یا لڑکی اپنے ولی مثلاً باپ، دادا یا بھائی کو اس بات کی اجازت دے دے کہ آپ میرا نکاح فلاں سے کرادیں، یا جس سے چاہیں کرادیں یا ولی اپنے بیٹے یا بیٹی سے اس بات کی اجازت لے لیں کہ وہ اس کا نکاح فلاں یا فلانہ سے کرانے جارہا ہے، واضح رہے کہ اگر باپ دادا نے کنواری لڑکی سے اجازت طلب کی اور وہ خاموش رہی تو اس کا خاموش رہنا بھی اجازت کے حکم میں ہوگا۔ بہرحال ایسی صورت میں ولی کو بھی اپنے بالغ بیٹے یا بیٹی کا نکاح کرانے کا یعنی ایجاب یا قبول کرنے کا حق ہوگا۔ اجازت دیتے یا لیتے وقت بہتر ہے کہ دو گواہ بھی موجود ہوں۔

وکالۃ: یعنی نکاح کرنے والا لڑکا یا نکاح کرنے والی لڑکی کسی کو ایجاب وقبول کرنے کا زبانی یا تحریری طور پر وکیل بنادے، مثلاً یوں کہے یا لکھ دے کہ میں نے فلاں بن فلاں کو فلانہ بنت فلانہ سے یا فلاں بن فلاں سے اپنا نکاح کرانے کا وکیل بنادیا اور وکیل اس کی طرف سے ایجاب یا قبول کرے۔ مثلاً یوں ایجاب کرے کہ میں نے اپنے موکل یا موکلہ کو آپ کی زوجیت میں دیا یا میں نے اپنے موکل یا موکلہ کا نکاح آپ سے کیا۔ قبول اس طرح کرے کہ میں نے اپنے موکل یا موکلہ کی طرف سے قبول کیا۔

واضح رہے کہ وکیل یا بالغ اولاد کا ولی خود اپنی طرف سے کسی کو نکاح کرانے کی اجازت نہیں دے سکتا ہے اور نہ کسی کو وکیل بنا سکتا ہے؛ اگر کسی نے ایسا کرلیا یعنی ولی نے کسی کو نکاح کرانے کی اجازت دے دی یا کسی کو وکیل بنادیا یا وکیل نے خود کسی دوسرے کو وکیل بنادیا یا نکاح کرانے کی اجازت دے دی اور اس نے نکاح کردیا تو ایسی صورت میں نکاح منعقد نہیں ہوگا۔

ہاں دو صورتیں ایسی ہیں کہ نکاح منعقد ہو جائے گا: (۱) اسی مجلس میں ولی یا وکیل (اول) بھی موجود ہو، (۲) بعد نکاح جب لڑکی کو اس کی اطلاع ہوئی کہ فلاں نے میرا نکاح فلاں سے کردیا ہے تو وہ انکار نہ کرے تو اس کی خاموشی بھی دلالۃً ایجاب کے حکم میں ہوگی اور نکاح منعقد ہوجائے گا۔ (الدر المختار علی رد المحتار:۳/۸۵، ہندیہ:۱/۲۹۸)

جدید ٹیکنالوجی کے ذریعہ نکاح:

ٹیلیفون، موبائل، وہاٹس ایپ، فیس بک میں، چیٹنگ کے ذریعہ ہو یا آڈیو کانفرنس ہو یا ویڈیو کانفرنس ہو نکاح کسی بھی صورت میں منعقد نہیں ہوگا؛ کیونکہ دونوں کی مجلس ایک نہیں ہے؛ البتہ اگر ان ذرائع کو استعمال کرتے ہوئے کسی کو وکیل بنادیا جائے اور وہ وکیل اپنے موکل کی طرف سے گواہوں کی موجودگی میں ایجاب یا قبول کرے تو پھر نکاح منعقد ہوجائے گا۔

کورٹ میرج:

کورٹ میں نکاح کرنے کی صورت میں اگر ایجاب وقبول کی ساری شرطیں موجود ہوں تو نکاح منعقد ہوگا، ورنہ نکاح نہیں ہوگا۔ مثلاً اگر متعلقہ افسر کے سامنے صرف کاغذ پر دستخط کردیا، زبان سے ایجاب وقبول نہیں کیا یا دونوں گواہ مسلمان نہیں تھے یا صرف عورتیں گواہ تھیں، تو نکاح منعقد نہیں ہوگا۔

خطبہ مسنونہ:

ایجاب وقبول سے پہلے خطبہ دینا مسنون ہے۔ جس میں سورہ نساء کی پہلی آیت، سورہ آل عمران کی آیت نمبر ۱۰۲، سورہ احزاب کی آیت نمبر ۷۰، ۷۱ اور سورہ حجرات کی آیت نمبر ۱۳۔ اسی طرح نکاح سے متعلق احادیث مثلاً "النکاح من سنتی" وغیرہ کا پڑھنا بہتر ہے۔

مجلسِ نکاح میں تقریر کرنا:

مجلس نکاح میں اردو یا مادری زبان میں تقریر کرنا جس میں نکاح کی فضیلت، مسائل واحکام اور میاں بیوی کے فرائض وحقوق کو بیان کرنا اور انہیں شریعت کے مطابق زندگی گزارنے کی تلقین کرنا

مولانا حکیم جنت گل حقانی کو صدمہ

مولانا حکیم جنت گل حقانی مدظلہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے فاضل اور حضرت مولانا پیر عزیز الرحمن ہزاروی دامت برکاتہم کے خلیفہ مجاز ہیں۔ "بہی" ضلع نوشہرہ میں مطب چلاتے ہیں۔ اللہ پاک نے ان کے ہاتھوں میں شفا رکھی ہے۔ ان کے جواں سال بھائی جن کی عمر ۳۰ سال تھی، ماہ اکتوبر ۲۰۱۷ء کے اوائل میں دریائے کابل میں نہاتے ہوئے گہرے پانی میں چلے گئے اور پھر زندہ ومردہ کسی حالت میں باہر نہ نکل سکے۔ چند ماہ قبل ان کی شادی ہوئی تھی۔ جوان اولاد کے صدمہ سے اللہ پاک ہم سب کو محفوظ فرمائیں۔ اس ماں کا کیا حال ہوگا جس کو جواں بیٹے کی نعش کی آخری زیارت بھی نہ ہوسکی۔ حکیم صاحب سے اکتوبر میں آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس چناب نگر میں غیر حاضری کی شکایت کی تو انہوں نے یہ پریشان کن خبر سنائی۔ ۲۵ نومبر کو صوبائی مبلغ مولانا عابد کمال اور چچا عنایت اللہ کی معیت میں ان کے مطب پر تعزیت کے لئے حاضری ہوئی۔ اللہ پاک مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس نصیب فرمائیں اور پسماندگان کی امیدوں کو یقین کے ساتھ تبدیل فرمائیں اور مرحوم کی نعش مل جائے تاکہ اس کی نماز جنازہ اور تکفین وتدفین اپنے ہاتھوں سے کرسکیں۔ اللہ پاک ان کی اماں، بیوہ سمیت تمام خاندان کو صبر جمیل کی توفیق دیں۔ آمین!

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

مناسب ہے۔ نیز طلاق وخلع کے نقصانات کو واضح کرنا اور اس کے ’مسنون طریقہ کو بھی بیان کر دینا مناسب ہے۔

میاں بیوی کو مبارکباد دینا:

نکاح کے بعد میاں بیوی کو دعا اور مبارک باد دینا سنت ہے، مبارکبادی کے الفاظ حدیث میں اس طرح منقول ہیں: ’’بَارَکَ اللّٰہُ لَکُمَا وَجَمَعَکُمَا فِی خَیرٍ۔‘‘ ترجمہ: ’’اللہ تعالیٰ اس نکاح میں برکت دے اور تم دونوں میاں بیوی کو خیر میں جمع کرے۔‘‘ (بخاری:۶۳۸۶)

نکاح کا اعلان کرنا:

حدیث میں ہے: ’’اَعْلِنُوا ھٰذَا النِّکَاحَ، وَاجْعَلُوہُ فِی الْمَسَاجِدِ، وَاضْرِبُوا عَلَیہِ بِالدُّفُوفِ۔‘‘ (ترمذی:۱۰۸۹)، یعنی کھلے عام نکاح کرو، اس کو مسجد میں قائم کرو اور دف بجاؤ؛ تاکہ لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ فلاں اور فلانہ کے درمیان نکاح ہوا ہے۔

نکاح کا وقت:

نکاح کا کوئی وقت مقرر نہیں ہے؛ البتہ شوال کے مہینے میں اور جمعہ کے دن نکاح کرنا مستحب ہے؛ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ماہ شوال میں اور جمعہ کے دن نکاح کرنا منقول ہے۔ (الدر المختار علی رد المحتار:۳/۸)

ولیمہ کرنا:

نکاح کے فوراً بعد چھوارے یا کوئی میٹھی چیز تقسیم کرنا مستحب ہے، اسی طرح نکاح کی خوشی میں ولیمہ کرنا بھی لڑکے کے لئے مستحب ہے۔ اسے چاہئے کہ اپنے اعزہ و اقربا کو اپنی وسعت کے مطابق کھانا کھلائے؛ بشرطیکہ کوئی نام ونمود نہ ہو اور فضول خرچی نہ ہو۔ کھانا کھلانے کے تعلق سے لڑکی یا اس کے گھر والوں پر کوئی چیز واجب یا مستحب نہیں ہے۔ ولیمہ کرنے کے نام پر لڑکے والے کا لڑکی والے سے کچھ مانگنا درست نہیں۔ اگر وسعت نہ ہو تو ولیمہ ہی نہ کرے، مگر دوسروں کے سامنے ہاتھ نہ پھیلائے۔

نکاح نامہ کی حیثیت:

نکاح کا رجسٹریشن کرانا: متعلقہ سرکاری دفتر میں جا کر نکاح کا رجسٹریشن کرا لینا چاہئے تاکہ سرکاری طور پر بھی نکاح کا ریکارڈ رہے، البتہ رجسٹریشن کے بغیر بھی نکاح شریعت کی نظر میں صحیح ہو جاتا ہے۔ ☆☆

مولانا فاروق احمد رحمہ اللہ کا سانحہ ارتحال

مولانا فاروق احمد بھلوال ضلع سرگودھا کے رہنے والے تھے۔ آپ نے ابتدائی اور وسطانی کتابیں بھیرہ کے مولانا جلال الدین حقانی سے پڑھیں اور ۱۹۷۹ء میں جامعہ قاسم العلوم ملتان سے دورۂ حدیث شریف کیا۔ جہاں آپ کو مفکر اسلام مولانا مفتی محمود، عالم ربانی مولانا مفتی محمد عبداللہ ڈیروی، حضرت مولانا فیض احمد میلسوی، حضرت مولانا قاری محمد طاہر مدنی پانی پتی رحمہم اللہ تعالیٰ جیسے عظیم علماء کرام سے احادیث نبویہ پڑھنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ فراغت کے بعد جھنگ سٹی کی جامع مسجد شیریں میں خطابت و امامت کی سعادت نصیب ہوئی اور تاحیات دینی خدمات سرانجام دیتے رہے۔

جامع مسجد شیریں: ایک مولانا شیریںؒ ہوتے تھے جو اس مسجد کے امام وخطیب رہے، بڑے حق گو اور جرأت مند عالم دین تھے۔ ستر کی دہائی میں جھنگ سٹی میں ’’باب عمرؓ‘‘ کا قضیہ ہوا۔ روافض کا ایک جلوس وہاں سے گزرتا تھا، انہوں نے شرط لگائی کہ ’’باب عمرؓ‘‘ کا بورڈ اتارا جائے لیکن اہل سنت مولانا شیریں کی قیادت میں بضد تھے کہ بورڈ نہیں اترے گا۔ بات تو تو میں میں سے آگے بڑھی۔ روافض نے گولی چلائی جس میں مولانا شیریں سمیت کئی ایک حضرات حضرت عمرؓ پر قربان ہوگئے۔ مولانا شیریں کے بعد بھی مسجد میں کئی ایک امام وخطیب آئے، لیکن زیادہ عرصہ نہ رہ سکے۔ ۱۹۸۰ء میں مولانا فاروق احمد فراغت کے بعد شیریں مسجد کے خطیب مقرر ہوئے اور مسجد سے ایسی دوستی لگائی کہ واپس وطن جانے کا نام تک نہ لیا اور وفات بھی مسجد کے مکان میں ہوئی اور تدفین بھی جھنگ شہر میں۔ ۱۹۸۴ء کی تحریک ختم نبوت کے زمانہ سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے ایسی وابستگی ہوئی کہ انقلابات زمانہ نے ان کے پائے ثبات میں لغزش نہ آنے دی۔ ۱۹۸۴ء میں مجلس کی طرف سے اسلام آباد میں مظاہرے کا اعلان ہوا۔ مولانا فاروق احمد، حافظ مبشر احمد کی معیت میں بس کی چھت پر ترپال میں چھپ کر سفر کیا، کیونکہ انتظامیہ نے ہر شہر میں ناکہ بندی کی ہوئی تھی کہ اسلام آباد اور راولپنڈی کی طرف جانے والی ہر بس کی تلاشی لی جاتی اور داڑھی والے حضرات کو اتار لیا جاتا۔ ان حضرات نے بس والوں سے کہا کہ ہمیں چھت کے اوپر ترپال میں چھپا کر لے جاؤ اور بس اسٹینڈ پر راولپنڈی نہیں اتارنا، چنانچہ بس اسٹینڈ کے بجائے کسی ورکشاپ میں اتارا گیا وہاں سے چھپتے چھپاتے اسلام آباد پہنچے اور ۲۶/اپریل ۱۹۸۴ء کو ہونے والے مظاہرہ میں شرکت فرمائی۔ جھنگ دو حصوں میں تقسیم ہے۔ ایک حصہ جھنگ صدر کہلاتا ہے اور دوسرا حصہ جھنگ سٹی۔ جھنگ سٹی میں مجلس کے ہر پروگرام میں شرکت فرماتے۔ راقم الحروف کے بھی کئی ایک درس ان کے مسجد میں ہوئے۔ ۲۱، ۲۲/نومبر منگل اور بدھ کی درمیانی شب ساڑھے بارہ بجے جان جان آفریں کے سپرد کی۔ اگلے دن تقوی مسجد جھنگ سٹی میں فیصل آباد کے معروف عالم دین مولانا صادق الامین مدظلہ کی امامت میں ان کی نماز جنازہ ادا کی گئی جس میں سینکڑوں سے متجاوز علماء کرام، حفاظ، قراء، تبلیغی احباب اور عوام نے شرکت کی اور انہیں سپرد خاک کیا گیا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ انہیں کروٹ کروٹ جنت الفردوس نصیب فرمائیں۔ آمین الٰہ العالمین!

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

سونے کے آداب

مولانا رضوان اللہ پشاوری

اسلام ایک کامل دین ہے۔انسانی زندگی کے تمام مراحل میں اس نے رہنمائی فرمائی ہے، یہاں تک کہ نیند کی حالت کو بھی فراموش نہیں کیا، وہ نیند جس میں انسان تقریباً اپنی ایک تہائی زندگی گزار دیتا ہے، اسلام نے اس کے بہت سے آداب اور سنتیں ذکر فرمائی ہے، جو شخص ان پر عمل کرے گا اسے سکون واطمینان کی نیند نصیب ہوگی پریشانی، بے چینی اور بے خوابی سے نجات ملے گی۔

سورج کا غروب ہونا رات کی دلیل ہے، رات ایک طرف تھکے ہارے کے لئے پرسکون نیند کا ذریعہ ہے تو دوسری طرف اس میں شیاطین اور شریروں کی چلت پھرت تیز ہوجاتی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سورج غروب ہوتے وقت اپنے بچوں اور جانوروں کو باہر نہ چھوڑیں، اس لئے کہ سورج غروب ہونے کے وقت سے عشاء کا اندھیرا چھانے تک شیطان گھومتے پھرتے ہیں۔(مسلم)

رات کی تاریکی میں بہت سی برائیاں اور مصائب رونما ہوتے ہیں، اس لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں رات کی تاریکی سے پناہ مانگنے کی تعلیم دی: "وَمِن شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ" (سورۂ فلق)...اور (میں صبح کے رب کی پناہ مانگتا ہوں) تاریک رات کے شر سے جب اس کی تاریکی پھیل جائے...."

نیند زندگی کی ایک اہم ترین ضرورت ہے، اللہ تعالیٰ کی یہ نشانی ہے اور ایک بڑی نعمت ہے، اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر اس نعمت کا احسان جتلاتے ہوئے فرمایا: "رات اور دن میں تمہارا نیند کرنا اور تمہارا اس کا فضل (یعنی روزی) تلاش کرنا بھی اس کی نشانیوں میں سے ہے، جو لوگ (کان لگا کر) سننے کے عادی ہیں، ان کے لئے اس میں بہت سی نشانیاں ہیں۔" (سورۃ الروم)

جلد سے جلد سونا اور بغیر ضرورت کے جاگنے سے پرہیز کرنا:

ابو برزۃ اسلمیؓ سے روایت ہے کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشاء سے قبل سونے کو اور عشاء کے بعد گفتگو کرنے کو ناپسند کرتے تھے۔(بخاری، مسلم)

سونے سے پہلے ہاتھ اور منہ میں گوشت یا چربی وغیرہ کا اثر یا مہک ہو تو اس کو دھولینا چاہئے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس کے ہاتھ میں (گوشت یا چربی کی) مہک یا اس کا اثر موجود ہو اور اسے دھوئے بغیر سوگیا، پھر اسے کوئی مصیبت پہنچی تو وہ اپنے آپ کو ملامت کرے۔

(ترمذی، احمد، ابوداؤد)

سونے سے قبل وضو کرنا:

براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم اپنے بستر پر آؤ تو وضو کرلو، جیسے نماز کے لئے وضو کیا جاتا ہے۔

(بخاری مسلم)

مقصود یہ ہے کہ سوتے وقت باوضو رہنا سنت ہے۔

باوضو سونے سے انسان ڈراؤنے خواب اور شیطان کے کھلواڑ سے محفوظ رہے گا۔ اگر اس رات اس کی موت ہو جائے تو طہارت کی حالت میں موت ہوگی، اگر کوئی اچھا خواب دیکھے تو وہ سچا ہوسکتا ہے۔(شرح مسلم النووی)

سونے سے پہلے وتر پڑھنا:

جو شخص رات کے آخری حصہ میں بیدار نہ ہوسکے تو ابتدائی رات میں وتر پڑھ لے۔(مسلم)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوہریرہؓ کو سونے سے پہلے وتر پڑھنے کی وصیت فرمائی۔(بخاری، مسلم)

سونے سے پہلے بسم اللہ کہہ کر دروازے بند کریں:

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "دروازے بند کرو اور (انہیں بند کرتے وقت) بسم اللہ کہو، اس لئے کہ شیطان بند دروازے کو نہیں کھولتا۔(بخاری، مسلم)

ایسا کرنے سے شیطان سے دوری اور اس سے بچاؤ کا ذریعہ بھی ہے اور جان و مال کی حفاظت بھی ہے۔

سونے سے قبل کھانے پینے کے برتنوں کو ڈھانپنا چاہئے:

سونے سے قبل کھانے پینے کے برتنوں کو بسم اللہ کہہ کر ڈھانک دیں، اگر کوئی چیز نہ ملے تو کم سے کم ایک لکڑی ہی سہی بسم اللہ کہہ کر ان پر رکھ دیں، اس لئے کہ شیطان بند دروازوں کو اور ڈھکے ہوئے برتنوں

کو نہیں کھولتا۔(مسلم)

ایک حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا سبب یہ بیان فرمایا ہے کہ: سال میں ایک رات ایسی آتی ہے، جس میں وبا اور بلا نازل ہوتی ہے، اور جس چیز کا منہ بند نہ ہو اور جو برتن ڈھکا ہوا نہ ہو، اس میں یہ وبا اتر پڑتی ہے۔(مسلم)

سونے سے قبل بسم اللہ کہہ کر تین بار بستر کو اچھی طرح جھاڑ لینا چاہیے:

جو اپنے بستر سے اٹھ جائے پھر دوبارہ سونے کے لئے آئے تو دو تین بار اس کو جھاڑ لے، کیونکہ معلوم نہیں کہ اس کے جانے کے بعد وہاں کیا کچھ آیا ہے۔(بخاری، مسلم)

سونے سے پہلے آگ اور چراغ بجھادیں:

حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رات میں جب تم سونے جاؤ تو چراغ بجھا دو اور دروازے بند کر دو۔(بخاری، مسلم)

حضرت عبداللہ ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سوتے وقت اپنے گھروں میں آگ کو جلتے ہوئے نہ چھوڑو۔(بخاری، مسلم)

ایک اور روایت میں ہے کہ چراغ بجھادو کیونکہ بسا اوقات چوہا چراغ کی بتی کو بھڑکا کر گھر والوں کو جلا ڈالتا ہے۔(بخاری)

مسئلہ: آگ یا چراغ جلائے رکھنے کی ضرورت پڑے تو اس سے محفوظ رہنے اور اس کے نہ بھڑکنے کے اسباب اختیار کر لئے جائیں تو پھر اسے بجھائے بغیر سونا جائز ہے، اس لئے کہ حدیث میں جو سبب ذکر کیا گیا ہے اگر وہ ختم ہوجائے تو منع کا حکم بھی ختم ہوجاتا ہے۔(شرح مسلم نووی)

امام قرطبیؒ فرماتے ہیں: آگ بجھادے یا پھر ایسے طریقے اپنائے کہ وہ بھڑک نہ سکے۔(فتح الباری)

دائیں کروٹ لیٹیں اور اپنے داہنے ہاتھ کو اپنے گال کے نیچے رکھ لے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت براء بن عازبؓ کو سیدھی کروٹ سونے کے لئے کہا۔(بخاری)

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا اور دیگر صحابہ سے روایت ہے کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے بستر پر سوتے تو اپنا داہنا ہاتھ اپنے گال کے نیچے رکھ لیتے تھے۔(احمد)

پیٹ کے بل سونا منع ہے:

ایسا سونے سے اللہ تعالیٰ غصہ ہوتا ہے اور اس کو ناپسند کرتا ہے، اس لئے کہ یہ دوزخیوں کا طریقہ ہے: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

”یَوْمَ یُسْحَبُوْنَ فِی النَّارِ عَلٰی وُجُوْهِهِمْ ذُوْقُوْا مَسَّ سَقَرَ“ (سورۃ القمر)

ترجمہ: ”جس دن وہ اپنے منہ کے بل آگ میں گھسیٹے جائیں گے (اور ان سے کہا جائے گا) دوزخ کی آگ لگنے کے مزے چکھو۔“

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اِنَّ هٰذِهٖ ضِجْعَةٌ یُبْغِضُهَا اللّٰهُ تَعَالٰی یَعْنِی الْاِضْطِجَاعُ عَلَی الْبَطْنِ۔“ (صحیح الجامع الصغیر)

ترجمہ: ”یقیناً اس طرح لیٹنے کو اللہ تعالیٰ ناپسند فرماتا ہے یعنی پیٹ کے بل (اوندھا) لیٹنا۔“ (الاضطجاع علی البطن: یعنی ایسے سونا کہ پیٹ زمین کی طرف اور پشت اوپر کی طرف ہو۔) (صحیح سنن الترمذی)

ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے اس حال میں کہ میں پیٹ کے بل لیٹا ہوا تھا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے پیر سے ہلا کر فرمایا: جُنیدب! (یہ ابوذر کا نام ہے) سونے کا یہ انداز تو جہنمیوں کا ہے۔(ابوداؤد)

چت لیٹ کر ایک پیر کو دوسرے پیر کے گھٹنے پر رکھ کر سونا مکروہ ہے اس لئے کہ اس میں ستر کھلنے کا امکان ہے۔

جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ آدمی ایک پیر کو دوسرے پر اٹھا کر رکھ لے جبکہ وہ چت لیٹا ہوا ہو۔(مسلم)

اگر ستر کھلنے کا امکان نہ ہو تو ایسا سونے میں کوئی حرج نہیں ہے: اس لئے کہ عبداللہ بن زید بن عاصم مازنیؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں ایک پیر کو دوسرے پیر پر رکھ کر لیٹے ہوئے دیکھا۔(بخاری، مسلم)

ایسی چھت پر سونا منع ہے جس کے اطراف کوئی آڑ نہ ہو جو گرنے پڑنے سے روک سکے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص ایسی چھت پر سوئے جس کے اطراف کوئی آڑ (کھبی) نہ ہو (اور وہ اوپر سے گر کر مر جائے یا اسے کوئی نقصان پہنچے) تو وہ اللہ تعالیٰ کی ذمہ داری سے بری ہے۔(احمد، ابوداؤد) یعنی گویا اس نے خودکشی کر لی اور اگر حفاظت کے ذرائع اپنانے کے بعد بھی وہ ہلاک ہوگیا تو ان شاء اللہ وہ شہید کہلائے گا۔

بچے اگر دس سال کے ہوجائیں تو ان کو الگ الگ بستروں میں سلانا چاہیے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب بچے سات سال کے ہوجائیں تو انہیں نماز پڑھنے کا حکم دیں اور جب دس سال کے ہوجائیں تو انہیں نماز نہ پڑھنے پر ماریں اور ان کے بستروں کو الگ کر دیں جب دس سال کے ہوجائیں۔(احمد، ابوداؤد)

☆☆..........☆☆

وادیٔ مہران میں ختم نبوت کی بہاریں

رپورٹ: مولانا توصیف احمد، حیدرآباد

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حیدرآباد ڈویژن کے زیر اہتمام وادی مہران سندھ کے اضلاع ٹھٹھ، سجاول، بدین، ٹنڈو محمد خان، حیدر آباد، ٹنڈو الہیار، مٹیاری، سانگھڑ کے معروف دینی مدارس میں ختم نبوت کے عنوان پر پروگرامز ترتیب دیئے گئے۔ شعبان المعظم میں ۴۰ روزہ چناب نگر کورس کی دعوت دینے کے لئے مدارس کا دورہ کیا گیا۔ جملہ پروگرامز کی زینت اور مہمان خصوصی حضرت مولانا قاضی احسان احمد مدظلہ تھے۔ ۱۸ تا ۲۳ نومبر چھ روزہ دورہ میں بحمدہ تعالیٰ ۱۸ پروگرامز ہوئے، جس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

پہلا پروگرام:

مدرسہ دارالفیوض ہوریہ ضلع ٹھٹھ میں منعقد ہوا، حضرت مولانا قاضی احسان احمد مدظلہ، کراچی سے اپنے رفقاء مولانا اشفاق احمد، بھائی محمد شفیق کے ہمراہ صبح دس بجے کے قریب ٹھٹھ پہنچے، جہاں مدرسہ کے مہتمم مولانا احمد سومرو اور اساتذہ کرام نے آپ کا خیر مقدم کیا، کتب اور حفظ کے طلباء سے آپکا پہلا بیان ہوا، آپ نے بیان کرتے ہوئے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت اور ناموس رسالت ہمارے ایمان کی جان ہے، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ایمان کا مرکز ہیں، امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ فرمایا کرتے تھے، کلمہ کے دو جز ہیں: (۱) لا الہ الا اللہ، (۲) محمد رسول اللہ، پڑھنے میں لا الہ الا اللہ پہلے ہے، اور ماننے میں محمد رسول اللہ پہلے ہے، جس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے توحید کو بیان کیا ویسے ہی توحید کو ماننا پڑے گا، امت مسلمہ کی نجات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی ماننے میں ہے۔ آخر میں آپ نے طلباء کو چناب نگر کورس کی دعوت دی، کئی طلبا نے نام لکھوا کر کورس کی دعوت کو قبول کیا۔

دوسرا پروگرام:

مدرسہ باب الاسلام میں منعقد ہوا، جس کے مہتمم مولانا محمد ابراہیم صاحب ہیں، مولانا قاضی احسان نے طلباء سے بیان کرتے ہوئے کہا کہ آپ لوگ خوش نصیب ہیں، رب کریم نے دین الٰہی کے حصول کے لئے آپ کو منتخب کیا ہے۔ دورۂ حدیث شریف کی تکمیل کے بعد اہم ذمہ داری آپ کے سپرد ہوگی، عوام الناس کی اصلاح اور ان کے عقائد کا تحفظ آپ نے کرنا ہے، چناب نگر کورس کی دعوت اس لئے دی جاتی ہے تاکہ آپ علمی دلائل سے لیس ہوکر باطل فتنوں کا تع[illegible] کر سکیں، پروگرام میں حضرت مولانا ارشاد اور دیگر [illegible]ساتذہ کرام نے بھی شرکت کی۔

تیسرا پروگرام:

مدرسہ باب الاسلام سے فارغ ہونے کے بعد حضرت مولانا عبدالغفور قاسمیؒ کے گلشن جامعہ قاسمیہ سجاول میں حاضری ہوئی، مولانا محمد اسماعیل قاسمی، مولانا غلام حسین نے وفد کا استقبال کیا، سہ پہر مسجد میں طلباء سے بیان ہوا، بندہ راقم الحروف کی تمہیدی گفتگو کے بعد قاضی صاحب نے بیان کرتے ہوئے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں، دنیا میں پہلے نبی حضرت آدم علیہ السلام اور آخری نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، اول اسے کہتے ہیں جس سے پہلے کوئی نہ ہو، اور آخری اسے کہتے ہیں جس کے بعد کوئی نہ ہو۔ اس عقیدہ کا تحفظ امت مسلمہ کی مشترکہ ذمہ داری ہے، تعلیم اور تبلیغ طلباء کرام کا نصب العین ہونا چاہئے، اس کے لئے عقائد اسلامیہ پر پختہ دسترس ہونا، اور باطل فتنوں پر گرفت کی مضبوطی کے لئے چناب نگر کورس میں شرکت ضروری ہے، طلباء کرام نے حضرت قاضیؒ کے تحفظ ختم نبوت کے مشن کو چار چاند لگانے کے لئے ہر قسم کے تعاون کی یقین دھانی کرائی۔ پروگرام سے فارغ ہونے کے بعد بدین کے سفر پر روانہ ہوئے۔ نماز مغرب جامع مسجد گولارچی میں ادا کی اور جماعتی رفقاء حکیم محمد عاشق، حکیم محمد طارق سے ملاقات کی۔

چوتھا پروگرام:

بعد نماز عشاء جامع مسجد بسم اللہ اتفاق کالونی ضلع بدین میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ مولانا محمد حنیف سیال نے تمہیدی گفتگو کے ذریعے کانفرنس کا آغاز کیا، تلاوت کلام پاک کا شرف حافظ خان محمد جمالی نے حاصل کیا، تلاوت کے بعد مولانا اشفاق احمد (کراچی) کا بیان ہوا، مولانا نے پاکستان کے خلاف قادیانی سازش اور مسئلہ کشمیر پر قادیانیوں کی غداری پر روشنی ڈالی، اس کے بعد راقم الحروف کا بیان ہوا۔ بندہ نے عوام الناس سے کہا کہ ختم نبوت کانفرنس میں شرکت کو اپنی سعادت سمجھیں، ختم نبوت کی نسبت کل روز محشر میں ذریعہ نجات ہوگی۔ بعد ازاں سندھ

کے معروف فصیح اللسان واعظ مولانا گل حسن زوار صاحب کا بیان ہوا،مولانا نے قادیانیت سے نفرت اور ان کی مصنوعات کے بائیکاٹ پر تفصیلی روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا تقاضا یہ ہے کہ حضور کے دشمنوں سے نفرت ہونی چاہیے،آخری بیان مہمان خصوصی حضرت مولانا قاضی احسان صاحب کا ہوا،قاضی صاحب نے بیان کرتے ہوئے کہا کہ یہ فتنوں کا دور ہے،ایمان کش فتنے مختلف انداز سے اسلام کی حسین وجمیل عمارت پر حملہ آور ہیں،توحید باری تعالیٰ،عصمت انبیاء،ناموس رسالت،ختم نبوت،قرآن وحدیث کے خلاف نت نئے شبہات پیدا کئے جا رہے ہیں،علماء کرام سے تعلق رہا تو انشاء اللہ ان فتنوں سے حفاظت رہے گی،اور کل قیامت کے دن اللہ کے حضور سرخرو ہوں گے،کانفرنس میں کثیر تعداد میں عوام الناس نے شرکت کی،جامع مسجد بسم اللہ کے صدر حافظ عبدالحمید صاحب،اور ان کے رفقا کرام نے میزبانی کے فرائض سرانجام دیے۔

پانچواں پروگرام:

۱۹ نومبر بروز اتوار صبح ۱۱:۳۰ بجے مدرسہ انوارالقرآن قاسمیہ ضلع ٹنڈو محمد خان میں پروگرام ہوا، راقم کی تمہیدی گفتگو کے بعد حضرت قاضی صاحب کا بیان ہوا،اہمیت علم،اور اسکے حصول کیلئے طلباء کو بھرپور محنت کرنے کی ترغیب دی،طلباء کرام سے کہا کہ دوران طالبعلمی تعلیم کے علاوہ طالب علم کی اور کوئی مصروفیت نہیں ہونی چاہیے،۸ سالہ درس نظامی میں دن رات ایک کرکے محنت کریں،قابلیت اور صلاحیت اپنے اندر پیدا کرلی تو بعد از فراغت ہر محاذ پر دینی خدمات سرانجام دے سکیں گے،آخر میں جناب نگر کورس کی دعوت دی گئی،جس میں کئی طلباء کرام نے کورس میں شرکت کا وعدہ کیا،جامعہ کے مہتمم مولانا محمد ابراہیم صاحب نے ختم نبوت وفد کا اکرام اور شکریہ ادا کیا۔

چھٹا پروگرام:

بعد نماز مغرب دارالقرآن پٹھان کالونی ضلع حیدر آباد میں ہوا،نماز مغرب قاضی صاحب کی امامت میں ادا کی گئی،بعد نماز مغرب قاضی صاحب نے طلباء کرام کو بیان کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں اکابرین کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اپنے اندر دین کا جذبہ خالص پیدا کرنا چاہیے،امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا جذبہ ہوگا تو وراثت نبوت کا بھرپور حق ادا کرسکیں گے،بیان میں طلبا کرام سمیت مدرسہ کے اساتذہ کرام نے بھرپور شرکت کی،مدرسہ کے مہتمم مولانا شمس الحق مدظلہ نے مہمانان گرامی کا شکریہ ادا کیا۔

ساتواں پروگرام:

بعد عشاء چراغ مسجد میانی روڈ حیدر آباد میں منعقد ہوا۔قاضی صاحب نے دعوت وتبلیغ کی اہمیت پر بیان کرتے ہوئے کہا کہ اللہ رب العزت نے انبیاء کرام کے ذریعے رشد وہدایت کا سلسلہ شروع فرمایا، جملہ انبیاء کرام علیہم السلام نے مخلوق کے رشتہ کو خالق کے ساتھ جوڑا،حکمت اور موعظہ حسنہ کے ذریعہ لوگوں کی زندگی میں انقلاب پیدا کیا،ختم نبوت کے صدقے دعوت وتبلیغ کی محنت امت محمدیہ کا طرہ امتیاز ہے،ذات نبوت اور کار نبوت کا تحفظ امت مسلمہ کی ذمہ داری ہے،اہل حق علماء کرام کی جماعتیں قادیانیت کا مقابلہ کرکے ذات نبوت کا تحفظ اور تبلیغ کے ذریعے کار نبوت کا تحفظ کررہی ہیں۔

آٹھواں پروگرام:

۲۰ نومبر بروز پیر صبح ۸:۳۰ جامعہ عثمانیہ ٹنڈو جام میں بیان ہوا،طلباء کرام سے بیان کرتے ہوئے حضرت قاضی صاحب نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی قسم کا کوئی نیا نبی پیدا نہیں ہوگا۔ قادیانی،امتی،ظلی،بروزی،غیر تشریعی کی اصطلاحات استعمال کرکے مسلمانوں کو مرتد بناتے ہیں،طلبا عقیدۂ ختم نبوت کی جامع مانع تعریف یاد کرلیں تو انشاء اللہ کوئی اشکال پیدا نہیں ہوگا۔جملہ" کسی قسم کا نیا" قادیانی شبہات کو نیست ونابود کرتا ہے،اور لفظ" نیا نبی" حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی رفع ونزول اور آپ کی حیات کو ثابت کرتا ہے،اور اس بات کی وضاحت کرتا ہے کہ حضرت عیسیٰ کی تشریف آوری عقیدہ ختم نبوت کے منافی نہیں ہے،بیان میں مدرسہ کے مہتمم مولانا محمد شفیع صاحب،اساتذہ کرام وطلبا کرام نے شرکت کی،جناب نگر کورس کیلئے طلبا نے شرکت کا وعدہ کیا۔

نواں پروگرام:

۱۱ بجے جامعہ دارالعلوم اسلامیہ ٹنڈو الٰہیار میں بیان ہوا،شیخ الحدیث مولانا محمد افتخار نظامانی نے بیان کی دعوت دی،حضرت قاضی صاحب نے بیان کرتے ہوئے کہا کہ ختم نبوت کی حفاظت کے لئے صحابہ کرامؓ نے لازوال قربانیاں دی ہیں،مسیلمہ کذاب نے حضرت حبیب بن زید انصاریؓ کے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے کرائے،جنگ یمامہ میں ۱۲۰۰ صحابہ کرامؓ شہید ہوئے،ختم نبوت کے محافظ اول حضرت سیدنا صدیق اکبرؓ تھے،محافظین ختم نبوت کا شمار اس فہرست میں ہوگا جس کے سرفہرست حضرت ابوبکر صدیقؓ کا نام ہے، فہرست عاشقاں میں میرا،آپ کا نام درج ہوجائے اس کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا پلیٹ فارم ہے،جو طلبا کرام کو اس مشن سے وابستہ کرنے کے لئے ۴۰ روزہ جناب نگر کورس منعقد کرتی ہے،مدرسہ میں حاضری کا مقصد آپ کو کورس کی دعوت دینا ہے،بعد از بیان طلبا کرام نے نام لکھوا کر کورس میں شرکت کا وعدہ کیا۔

دسواں پروگرام:

بعد از ظہر ۳ بجے مدرسہ صدیق اکبر ٹنڈو الٰہیار میں بیان ہوا،قبل از بیان مدرسہ کے مہتمم حضرت مولانا مفتی محمد عرفان صاحب،ناظم تعلیمات وامیر عالمی مجلس ٹنڈو الٰہیار مولانا راشد محبوب صاحب،مفتی ذوالفقار

صاحب نے مہمانوں کا خیر مقدم کیا، جماعتی امور پر تبادلہ خیال ہوا، بعد ازاں طلبا کرام میں حضرت قاضی صاحب کا بیان ہوا، قاضی صاحب نے بیان کرتے ہوئے کہا کہ دوران درس مکمل تعلیم حاصل کرنی ہے، اور فارغ التحصیل ہونے کے بعد تبلیغ کرنی ہے، تعلیم کہتے ہیں منتشر مواد کو یکجا کرنا، علوم و معارف کے سمندر میں غوطہ زن ہو کر موتیوں کو جمع کرنا، پھر عالم دین بن کر جمع شدہ علمی و اصلاحی مواد کو لوگوں میں پھیلانا ہے، ان کے دلوں کو سیراب کرنا ہے، اگر تعلیم و تبلیغ کے مشن سے دلجمعی کے ساتھ وابستہ رہے تو انشاء اللہ کامیابی و کامرانی آپ کے قدم چومے گی، طلبا نے عہد کیا کہ زندگی کے آخری سانس تک دین اسلام کی چوکیداری کرتے رہیں گے۔

گیارھواں پروگرام:

بعد نماز عشاء برکتی مسجد چنچل چاڑی حیدر آباد میں سیرت النبی کانفرنس کا انعقاد کیا گیا، ابتدائی کلمات پروگرام کے میزبان حضرت قاری عبدالرشید مدظلہ نے پیش کئے، تلاوت کلام قاری میر محمد مدرس مدرسہ ہذا نے مختلف قرائتوں میں پڑھنے کی سعادت حاصل کی، حافظ محمد ہارون رشید نے نعت رسول پیش کی، بعد ازاں حضرت قاضی صاحب کا بیان ہوا، قاضی صاحب نے:

میرا کمال عشق میں اتنا ہے بس اے جگر
وہ مجھ پر چھا گئے میں زمانہ پر چھا گیا

اس شعر پر روشنی ڈالی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر رب کریم کی بے پناہ شفقتیں اور رحمتیں تھیں، آپ نے عشق الٰہی کا حق ادا کرتے ہوئے پوری انسانیت کو صراط مستقیم کی راہنمائی فرمائی، صحابہ کرامؓ کی مقدس جماعت تیار کر کے انہیں دین اسلام کا محافظ بنایا، آج صحابہ کرام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چل کر پوری دنیا میں چھاگئے ہیں، آج کا [illegible]

رشتوں کو مضبوطی سے تھامتے ہوئے اپنے اسلاف کی یاد کو تازہ رکھے، تاکہ بابرکت سفر تا قیامت جاری رہے، آخر میں مسجد سے متصل از سر نو تعمیر ہونے والے مدرسہ کی سرزمین پر خصوصی دعا کی گئی رب کریم تعمیر نو ادارہ کو اہل علاقہ کے لئے ذریعہ ہدایت بنائے۔

بارھواں پروگرام:

۲۱ نومبر بروز منگل صبح ۱۰ بجے جامعہ ریاض العلوم لیاقت کالونی حیدرآباد میں ہوا، درجہ کتب اور حفظ کے طلبا کرام سے حضرت قاضی صاحب نے بیان کرتے ہوئے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت پر قرآن مجید کی ۱۰۰ آیات، ۲۱۰ احادیث مبارکہ، آثار صحابہ اور اجماع امت موجود ہیں۔ مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد شفیعؒ نے "ختم نبوت کامل" کے عنوان سے کتاب لکھی، جس میں آیات قرآنی اور احادیث طیبہ کو تفصیل سے ذکر کیا ہے۔

تیرھواں پروگرام:

بعد عشاء جامع مسجد نہروالی میں حضرت قاضی صاحب کا بیان ہوا، قاضی صاحب نے بیان کرتے ہوئے کہا کہ اللہ رب العزت نے موت و حیات کو پیدا کیا، تاکہ وہ انسان کو پرکھ سکے کہ وہ فکر آخرت کو مدنظر رکھتے ہوئے اعمال حسنہ اختیار کرے کل قیامت کے دن فیصلہ اعمال صالحہ پر ہوگا، مجرمین کو الگ صف میں کھڑا کیا جائے گا۔ اللہ رب العزت نے نعمتیں عطا کی ہیں، ان نعمتوں کا حق یہ ہے کہ انسان بندگی اختیار کرکے رب کریم کی اطاعت کا حق ادا کرے۔

چودھواں پروگرام:

۲۲ نومبر بروز بدھ صبح ۱۱ بجے دارالعلوم بالا ضلع ٹیاری میں حضرت قاضی صاحب کا بیان ہوا، مدرسہ کے مہتمم مفتی محمد خالد صاحب نے ابتدائی کلمات کہے، بعد ازاں حضرت قاضی صاحب نے بیان کرتے ہوئے کہا کہ فتنہ قادیانیت کے خلاف ایک مستقل جماعت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مصروف عمل ہے، جبکہ دیگر غیر مسلم اقلیت کے خلاف کوئی مستقل تنظیم نہیں۔ اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ قادیانی اپنے آپ کو غیر مسلم اقلیت تسلیم نہیں کرتے جبکہ ہندو، عیسائی، سکھ، یہودی خود کو غیر مسلم اور امت مسلمہ کو بحیثیت مسلم تسلیم کرتے ہیں۔ حضرت قاضی صاحب نے اس عنوان پر تفصیلی روشنی ڈالی، آخر میں جناب گل گوہر کی دعوت دی۔

معائنہ دفتر نواب شاہ:

رب کریم کی توفیق سے ضلع نواب شاہ کا مستقل دفتر زیر تعمیر ہے۔ تعمیراتی کام اپنے اختتامی مراحل میں ہے نواب شاہ دفتر کے تعمیراتی کام کا جائزہ لینے کے لئے حضرت قاضی صاحب نواب شاہ تشریف لے گئے، جہاں مولانا تجمل حسین (مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نواب شاہ) نے دفتر کا معائنہ کرایا، حضرت قاضی صاحب نے تعمیراتی کام کے حوالہ سے مفید تجاویز دی اور قیمتی مشوروں سے نوازا۔

پندرھواں پروگرام:

بعد نماز عصر جامعہ حسینیہ شہداد پور ضلع سانگھڑ میں حضرت قاضی صاحب کا بیان ہوا۔ بیان میں حضرت قاضی صاحب نے طلبا کرام کو مدرسہ، اساتذہ، کتب، ذرائع علم کے قدر کرنے کی ترغیب دی، اساتذہ کا ادب و احترام کرنے کی نصیحت کی۔ بعد از بیان حضرت مولانا قاری عبدالرشید صاحب اور شیخ الحدیث مولانا محمد سلیم صاحب سے جماعتی امور پر تبادلہ خیال ہوا۔

سولھواں پروگرام:

بعد نماز عشاء جامع مسجد اقصیٰ، اقصیٰ کالونی شہداد پور میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانفرنس کی صدارت امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت شہداد پور، شیخ الحدیث مولانا محمد سلیم مدظلہ نے کی، تلاوت و حمد و نعت کے بعد راقم کا بیان ہوا، بندہ نے بیان کرتے ہوئے کہا

کہ ختم نبوت کی برکت سے ہم سب مسلمان ہیں، قرآن مجید محفوظ ہے، مساجد محفوظ ہیں، دعوت وتبلیغ کا فریضہ ہے، یہ سب ختم نبوت کی برکات ہیں۔ اس کے بعد حضرت مولانا قاضی احسان احمد صاحب کا بیان ہوا، حضرت قاضی صاحب نے بیان کرتے ہوئے کہا کہ اللہ رب العزت نے انسان کو بے شمار نعمتیں عطا کی ہیں، ان پر اللہ پاک نے کبھی احسان نہیں جتلایا، مگر دو نعمتیں ایسی ہیں جن پر اللہ پاک نے احسان جتلایا ہے: (۱) ایمان کی دولت، (۲) بعثت حضرت محمد مصطفیٰ۔ ایمان اور پاک پیغمبر جیسا بہترین تحفہ رب کے خزانے میں اور کوئی نہیں ہے، ساری نعمتیں ہوں مگر ایمان نہ ہو، تو انسان بے کار ہے، انسان کو ان نعمتوں کا شکر ادا کرتے ہوئے اپنے ایمان اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس کے تحفظ کی فکر ہمیشہ رہنی چاہئے۔ آخر میں مولانا محمد سلیم صاحب نے عوام الناس کو نصیحت کرتے ہوئے کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ہمارے اکابرین کی جماعت ہے، اس کے ساتھ دلی تعلق مضبوط ہونا چاہئے، قادیانی مصنوعات کا بائیکاٹ اور ختم نبوت کے لٹریچر کا مطالعہ کرنا چاہئے، ہفت روزہ ختم نبوت اور ماہنامہ لولاک رسالہ ہر مسلمان خریدے۔ آپ کی دعا سے پروگرام کا اختتام ہوا، کانفرنس میں کثیر تعداد میں علماء کرام نے شرکت کی۔

سترھواں پروگرام:

۲۳ نومبر صبح ۹ بجے جامعہ اسلامیہ عمر فاروق قاسم آباد میں مولانا قاضی کا بیان ہوا، آپ نے بیان کرتے ہوئے کہا کہ مرزا قادیانی ۱۸۳۹ء میں پیدا ہوا، ۱۹۰۱ء میں نبوت کا دعویٰ کیا، اس کے بعد محمد رسول اللہ ہونے کا دعویدار بن بیٹھا۔ ہندوستان میں علماء حق نے اس کا تعاقب کیا، پاکستان میں ۱۹۴۹ء میں مجلس تحفظ ختم نبوت کی بنیاد رکھی گئی۔ مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ امیر اول، مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ، مولانا محمد علی جالندھریؒ، مولانا لال حسین اخترؒ، مولانا محمد حیاتؒ، مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ، مولانا خواجہ خان محمدؒ، مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ بالترتیب مجلس کے امیر منتخب ہوئے، اب موجودہ امیر حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ ہیں۔ حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ فرمایا کرتے تھے کہ عالمی مجلس کا امیر اپنے وقت کا قطب ہوا کرتا ہے۔ اس جماعت کو رب کریم نے ہر محاذ پر کامیابی عطا کی ہے، طلبا کرام اس جماعت سے وابستہ ہونے کے لئے چناب نگر کورس میں شرکت کریں۔

اٹھارواں پروگرام:

۱۱ بجے جامعہ عربیہ مفتاح العلوم میں بیان ہوا، بندہ نے طلباء کرام کے سامنے بیان کا مقصد اور پورے ہفتہ کی کارگزاری بیان کی۔ اس کے بعد حضرت قاضی صاحب نے بیان کرتے ہوئے کہا کہ عالمی مجلس نے ہر دور میں ہر محاذ پر اپنی خدمات سرانجام دی ہیں۔ تحریری میدان ہو یا تقریری، مناظرہ ہو یا مباہلہ، منبر ومحراب ہو یا پارلیمنٹ، ملکی عدالتیں ہوں یا بیرونی، ہر میدان میں فتح مجاہدین ختم نبوت کو ہوئی اور شکست قادیانیوں کو ہوئی۔ آج ضرورت اس بات کی ہے ہمارا طالب علم تحریر، تقریر، خطابت، مناظرہ ہر میدان کا شہسوار ہو، اس کے لئے ہر سال چناب نگر کورس منعقد کیا جاتا ہے، جس میں طلبا کو علمی دلائل سے لیس کیا جاتا ہے، قادیانیوں سے گفتگو کا طریقہ اور ان کے دجل وکذب کو آشکارا کیا جاتا ہے، جو طالب علم ۲۰ روزہ کورس کرلے اس سے ان شاء اللہ! کوئی قادیانی مناظرہ نہیں کر سکے گا۔ آخر میں تکمیل ہوئی۔ بیان میں امیر عالمی مجلس حیدرآباد مولانا عبدالسلام قریشی اور دیگر اساتذہ کرام نے بھی شرکت کی، یوں رب کریم کی توفیق سے دورہ مکمل ہوا۔ رات حضرت قاضی صاحب پنجاب کے سفر پر روانہ ہوگئے۔ تقریباً ۲۰۰ کے قریب طلبا نے کورس کے لئے نام لکھوائے۔ رب کریم ان طلبا کے ارادوں کو قبول فرماتے ہوئے کورس میں شرکت کی سعادت نصیب فرمائے۔ عالمی مجلس کی جملہ محنت اور پروگرام کو امت مسلمہ کے لئے خیر وبرکت اور غیر مسلموں کے لئے ذریعہ ہدایت بنائے۔ ☆☆

فیصل آباد میں تین روزہ کورس

فیتھ ایجوکیشن فاؤنڈیشن سمن آباد ایک رفاہی اور تبلیغی ادارہ ہے، جو حافظ ذیشان کی سرکردگی میں سمن آباد میں بہترین خدمات سرانجام دے رہا ہے، جس کے مقاصد میں فہم دین کورس، تجوید کورس، عربی گرامر کورس، قرآن فہمی کورس، ختم نبوت کورس، حجیت حدیث کورس، ہفت روزہ درس قرآن شامل ہیں۔ فیتھ ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام ۱۷ تا ۱۹ ر نومبر کو تین روزہ ختم نبوت کورس منعقد ہوا، جس میں ۱۰۳ حضرات کی رجسٹریشن ہوئی اور ۸۰ حضرات کو سند دی گئی۔ ۱۷ ر نومبر کو عشاء کی نماز کے بعد ختم نبوت، اجرائے نبوت کے عنوان پر راقم کا بیان ہوا۔ کورس کا دورانیہ ڈیڑھ گھنٹہ رہا، آخر میں سوال وجواب کی نشست ہوئی۔ ۱۸ ر نومبر کو حیات عیسیٰ علیہ السلام کے عنوان پر راقم کا سبق ہوا اور آخر میں سوال وجواب کی نشست ہوئی۔ ۱۹ ر نومبر کو تلاوت ونعت کے بعد مولانا عبدالرشید غازی نے حیات عیسیٰ علیہ السلام پر مختصر بیان کیا۔ مولانا غازی کے بعد راقم کا تقریباً سوا گھنٹہ بیان ہوا۔ سبق کا عنوان تھا ''اوصاف نبوت اور مرزا قادیانی'' اس پروگرام میں پڑھے لکھے حضرات کی اکثریت تھی، کئی ایک حضرات نے نوٹس بھی لئے۔ آخر میں راقم کے ہاتھوں تمام شرکا کورس کو سندات دی گئیں۔ راقم نے تمام شرکا کورس سے قادیانیوں کے ساتھ سوشل بائیکاٹ کا مطالبہ کیا۔ نیز قادیانی مصنوعات کے بائیکاٹ کا بھی مطالبہ کیا۔ تمام شرکا کورس نے دونوں ہاتھ بلند کر کے وعدہ کیا کہ آئندہ ہم ناموس رسالت اور عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت کے لئے کسی بڑی سے بڑی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

”مبشرات صالحہ“ سے

”گلہائے رنگارنگ“

محمد اورنگزیب اعوان

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما اور روح رواں، یادگار اسلاف اور پیکرِ اخلاص، مناظر اسلام، فاتح قادیانیت شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ سے ہماری یاد اللہ گزشتہ ۳۱ برس سے ہے۔

آپ اخلاص وللہیت اور تقویٰ کا پیکر ہیں۔ تحفظ ناموس رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے اس مقدس محاذ پر آپ بلاشبہ آیت من آیات اللہ ہیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے قیام سے لے کر آج تک جن عظیم المرتبت اور قابل قدر شخصیات نے تحریر وتقریر کے محاذ پر جتنا کام کیا ہے، ان سب سے زیادہ کام اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے آپ کی ذات گرامی سے لیا ہے:

”یہ رتبہ بلند ملا، جس کو مل گیا“

اس کی وجہ یہ ہے کہ حافظ الحدیث مولانا محمد عبداللہ درخواستی، مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھری، متکلم اسلام مولانا لال حسین اختر، فاتح قادیان مولانا محمد حیات، شیخ الاسلام مولانا سید محمد یوسف بنوری، خواجہ خواجگان مولانا خان محمد، مجاہد ختم نبوت مولانا تاج محمود، شہید ختم نبوت مولانا محمد یوسف لدھیانوی، امام الاولیاء سید نفیس الحسینی، حکیم العصر مولانا عبدالمجید لدھیانوی رحمہم اللہ تعالیٰ اور اب امام المحدثین حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر دامت برکاتہم تک تمام اکابر کی سرپرستی اور دعائیں آپ کے شامل حال رہی ہیں۔

وہ لوگ جن سے تری بزم میں تھے ہنگامے
گئے تو کیا تری بزم خیال سے بھی گئے

ہمارے حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ العالی تاجدار گولڑہ پیر مہر علی شاہ گولڑوی، خاتم المحدثین مولانا محمد انور شاہ کشمیری، امام الصلحاء مولانا عبدالقادر رائے پوری، محسن ندوۃ العلماء مولانا محمد علی مونگیری، حکیم اسلام مولانا غلام غوث ہزاروی، مفکر اسلام مفتی محمود اور بطل حریت آغا شورش کاشمیری رحمہم اللہ تعالیٰ کے خوابوں کی تعبیر اور ان کے مشن کے وارث وامین ہیں۔

ہمارے مخدوم حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے ۱۷؍جون ۱۹۸۳ء کو جس سفر کا آغاز ۲۰ صفحات پر مشتمل ”مبشرات صالحہ“ لکھ کر کیا تھا، اس کی دوسری منزل ۶۴ صفحات پر مشتمل ”ایمان پرور یادیں“ ہے جو جون ۱۹۸۶ء میں اشاعت پذیر ہوئی۔ اس مبارک سفر کی تیسری منزل ”تذکرہ مجاہدین ختم نبوت“ ہے جو یکم اگست ۱۹۹۰ء کو ۳۹۲ صفحات کی صورت میں منصۂ شہود پر آئی۔ تحفظ ناموس رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے اس مقدس سفر کی چوتھی منزل ”چمنستان ختم نبوت کے گلہائے رنگارنگ“ ہے جو تین جلدوں پر مشتمل ۱۶۷۲ صفحات پر مبنی معرکۃ الآراء کتاب ہے، اپریل ۲۰۱۶ء میں زیور طباعت سے آراستہ ہوئی۔ اکتوبر ۲۰۱۶ء کے ماہنامہ ”لولاک“ ملتان میں یہ اعلان شائع ہوا کہ اس کی چوتھی جلد بھی مرتب کی جارہی ہے۔

۱۹، ۲۰؍اکتوبر ۲۰۱۷ء بروز جمعرات، جمعہ چناب نگر میں سالانہ ختم نبوت کانفرنس تھی، اس موقع پر معلوم ہوا کہ عشق ومستی کے اس والہانہ سفر کی پانچویں منزل بھی ”گلستان ختم نبوت کے گلہائے رنگارنگ“ کی صورت میں خدام ختم نبوت کی نظروں میں جچ چکی ہے۔ ۶۳۲ صفحات پر مشتمل یہ کتاب ۳۳۷ مجاہدین ختم نبوت کے دلفریب اور معلومات افزا تذکروں پر مشتمل ہے۔ ”چمنستان“ اور ”گلستان“ کا فرق میرے ممدوح حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب نے اس کے دیباچہ میں خود تحریر فرمادیا ہے، جسے وہاں ملاحظہ کیا جاسکتا ہے۔

”چمنستان“ سے ”گلستان“ تک کے اس مبارک قلمی سفر میں کل ۱۶۷۷ شخصیات کا تذکرہ شائع ہوگیا ہے۔ ۲۳۰۴ صفحات پر مشتمل مجاہدین ومحافظین ختم نبوت کے اس انسائیکلوپیڈیا کی اشاعت پر حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ پوری امت مسلمہ کی طرف سے شکریہ اور مبارکباد کے مستحق ہیں۔

اس کتاب کی تیاری میں استاذ محترم مدظلہ العالی نے فتاویٰ ختم نبوت، کاروانِ احرار، مشاہدات قادیان، تذکرہ علماء ومشائخ بہاول پور، تذکرہ علماء پنجاب، شخصیت وافکار مولانا غلام محمد گھوٹویؒ اور فوز المقال فی خلفاء پیر سیال سے بھی استفادہ کیا ہے۔

ایک سو بیاسی حوالہ جات ”فتاویٰ ختم نبوت“ کے ہیں۔ یہاں یہ وضاحت بھی ضروری ہے کہ ”فتاویٰ ختم نبوت“ میں درج ۱۸۲ شخصیات کا تعارف بھی استاذ محترم مدظلہ ہی کے قلم مبارک سے ہے، مگر ان کے اخلاص اور کسر نفسی کی انتہا ملاحظہ فرمائیں کہ ان شخصیات کے تعارف کو ”فتاویٰ ختم نبوت“ کی طرف منسوب کردیا ہے۔

اٹھائے کچھ ورق لالے نے، کچھ نرگس نے، کچھ گل نے
چمن میں ہر طرف بکھری ہوئی ہے داستاں میری

حضرت مولانا اللہ وسایا کی للّٰہیت، اخلاص اور تواضع کا یہ عالم ہے کہ حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ اور حضرت سیّد نفیس الحسینیؒ کے آپ خلیفۂ مجاز ہیں مگر کبھی اس کا اظہار تک نہیں فرمایا۔ صرف پاکستان ہی نہیں بلکہ ہندوستان، بنگلہ دیش اور برطانیہ کی کئی نامور روحانی شخصیات نے اپنے فیض باطنی سے آپ کو نوازا اور اپنے اپنے سلسلوں میں مجاز فرمایا، مگر آپ نے کبھی اس کا تذکرہ بھی نہ فرمایا۔

بے غنیمت کہ فروزاں ہیں ابھی چند چراغ
ورنہ بند ہوتے ہوئے بازار سے کیا جاتے ہو

اس کتاب میں سب سے طویل مضمون رئیس الاحرار مولانا حبیب الرحمن لدھیانویؒ پر ہے جو ۵۵ صفحات پر مشتمل ہے۔ دوسرے نمبر پر مولانا رحمت اللہ کیرانویؒ پر مضمون ہے جو ۳۳ صفحات کا احاطہ کئے ہوئے ہے اور تیسرے نمبر پر مضمون مولانا عنایت اللہ چشتیؒ پر ہے جو ۳۲ صفحات پر پھیلا ہوا ہے۔

ہمارے حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ دینی حلقے میں بلا شرکت غیرے منظر کشی کے امام اور خاکہ نگاری کے بے تاج بادشاہ ہیں۔ آپ جب موج میں آ کر کسی شخصیت کا سراپا یا اس سے متعلق واقعات قلمبند کرتے ہیں تو آپ کا قلم کاغذ پر رقص کرتا نظر آتا ہے۔

مولانا صاحب کے تحریر کردہ سوانحی خاکوں میں ایک انفرادیت اور امتیاز یہ بھی ہے کہ ان میں بلا کی منظر کشی بھی ہے، جس کے باعث پیش کردہ واقعات نگاہوں کے سامنے گھوم جاتے ہیں اور قاری یہ محسوس کرتا ہے کہ یہ سب گویا اس کی نظروں کے سامنے ہو رہا ہے۔

حضرت مولانا تاج محمودؒ کی وفات پر آپ نے ماہنامہ ''لولاک'' کے لئے جو مضمون تحریر کیا تھا وہ اردو کے نثری مرثیوں کی صف اول میں شامل ہونے کے لائق ہے۔ اے کاش! مولانا صاحب اسے آئندہ کسی کتاب میں شامل کریں۔ بہرطور جو احباب مولانا صاحب کے ان ادبی شہ پاروں سے استفادہ کرنا چاہتے ہوں وہ ''گلہائے رنگا رنگ'' کے ساتھ ساتھ ''فراقِ یاراں'' اور ''یادِ دلبراں'' کی طرف ضرور مراجعت فرمائیں۔

مولانا محمد اسعد مدنی، مولانا محمد شریف بہاولپوری، مولانا حق نواز جھنگوی، مولانا منظور احمد چنیوٹی، صاحبزادہ حافظ محمد عابد اور مولانا شاہ احمد نورانی رحمہم اللہ تعالیٰ کے خاکے آپ نے بلاشبہ اپنے خونِ جگر سے رقم کئے ہیں۔

کہتا ہے کون نالۂ بلبل کو بے اثر
پردے میں گل کے لاکھ جگر چاک ہوگئے

ہمارے حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ ''ہشت پہلو'' شخصیت کے مالک ہیں: (۱) آپ ممتاز عالم دین ہیں، (۲) بے مثل مناظر اسلام ہیں، (۳) محقق العصر ہیں، (۴) صاحب طرز خطیب ہیں، (۵) مایہ ناز ادیب ہیں، (۶) میدانِ تصوف کے شہسوار ہیں، (۷) بہترین پالیسی ساز ہیں، (۸) اعلیٰ درجہ کے منتظم ہیں۔

مگر ان تمام تر اوصاف اور خوبیوں کے باوجود عاجزی وانکساری اس درجہ کی ہے کہ ہمیشہ پیچھے رہ کر کام کرتے ہیں، مسکنت کا پیکر ہیں، آپ نے ہمیشہ اپنی ذات کی نفی کی، اپنے کام کو دنیا والوں کی نظروں سے چھپایا، کریڈٹ ہمیشہ دوسروں کو دلوایا، نہ صلہ کی تمنا اور نہ ستائش کی پرواہ کا ہمیشہ عملی نمونہ بنے رہے۔ مگر اللہ تعالیٰ بڑے ہی قدرداں ہیں، کسی کی محنت اور اخلاص کو رائیگاں نہیں جانے دیتے۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ہمارے مولانا اللہ وسایا مدظلہ کو بھی وہ عروج اور شہرت نصیب فرمائی کہ آج پوری دنیا میں ان کے نام اور کام کا ڈنکا بج رہا ہے۔ تحفظ ختم نبوت کے حوالہ سے آپ کی خدمات بین الاقوامی ہیں، ہر جگہ آپ کا نام عقیدت واحترام سے لیا جاتا ہے۔ پوری دنیا میں آپ دیوانہ وار گھومے ہیں اور پرچم ختم نبوت کو جگہ جگہ لہرایا ہے، منکرین ختم نبوت کی نیندیں حرام کی ہیں۔ تحفظ ختم نبوت کے محاذ پر آج سب سے معتبر نام آپ کا ہے اور آپ ہی کا فرمایا ہوا مستند جانا جاتا ہے۔

آپ کے اولین اساتذہ حافظ اللہ بخش، مولانا خدا بخش اور شیخ الحدیث مولانا محمد ابراہیم رحمہم اللہ تعالیٰ تونسہ شریف والوں کی روحیں یقیناً خوش ہوں گی اور فخر کرتی ہوں گی اپنے اس نامور اور مایہ ناز شاگرد پر۔ مولانا سیّد شبیر احمد شاہؒ (سراج العلوم لودھراں) اور مولانا محمد علی شاہؒ (چیچل راجن) کی ارواح مبارکہ بھی اپنے اس انتخاب پر شاداں وفرحاں ہوں گی کہ ہماری محنت ٹھکانے لگی اور ہماری تربیت نے اپنا اثر دکھایا ہے۔

حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ کی تمام تصنیفی اور خطابتی خدمات کا ثواب یقیناً ان کے تمام اساتذہ کرام اور محسنین کی ارواح کو پہنچ رہا ہوگا۔ آپ کے والد محترم جناب ملک محمد رمضان گروانی نور اللہ مرقدہ کی روح پُر فتوح آپ کی مجاہدانہ و دلیرانہ اور باطل شکن سرگرمیوں سے کتنی خوش ہوگی اور اسے کتنا سکون اور راحت ملتی ہوگی کہ بہاولپور کے انتہائی پسماندہ اور دور افتادہ علاقہ ''بستی گرواں'' میں جنم لینے والا ان کا فرزند گرامی قدر آج پوری دنیا میں جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا منادی، محافظ اور نقیب ہے۔

حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب کا وجود باسعود منکرین ختم نبوت کے لئے شمشیر صدیقی اور درۂ فاروقی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے اوقات میں ایک خاص برکت عطا کر رکھی ہے، آپ کے جماعتی

تبلیغی اسفار اور تصنیفی خدمات ورطۂ حیرت میں ڈال دیتی ہیں کہ اتنا زیادہ کام اور اتنی مصروف زندگی! یہ سب اللہ تعالیٰ کے خصوصی فضل و احسان اور انعام و اکرام کے بغیر ممکن ہی نہیں۔ ذلک فضل اللّٰہ یؤتیہ من یشاء۔

''گلہائے رنگارنگ'' کے بعض مقامات تو ایسے ہیں کہ جہاں آپ کا قلم اپنی معراج پر نظر آتا ہے، بعض صفحات پر تو آپ کے قلم کی ترنگ اور بانکپن پڑھنے سے تعلق رکھتا ہے۔ مولانا کے قلم سے نکلے ہوئے بعض جملے اختصار اور جامعیت کا مظہر اتم ہیں۔ آپ کے قلم کی کاٹ ایسی کہ جس پر وار کرتے ہیں وہ داد پہلے دیتا ہے اور پانی بعد میں مانگتا ہے۔ مولانا کی تحریر میں اشارے کنائے بھی اپنی مثال آپ ہوتے ہیں، حضرت کے مزاج خاص کو سمجھنے والا ہی حقیقی طور پر ان سے لطف اندوز ہو سکتا ہے۔

حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ کے خلاقی اور قلمی معرکے دیکھ اور پڑھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ پیر مہر علی شاہ گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب فرمایا تھا:

''جو شخص تحفظ ختم نبوت کا کام کرتا ہے، اس کی پشت پر نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہاتھ ہوتا ہے۔''

اور امام المحدثین حضرت مولانا محمد انور شاہ کشمیریؒ کا یہ فرمان کہ: ''جو شخص تحفظ ختم نبوت کا کام کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے دوسروں کے سامنے کبھی رسوا نہیں کرتا۔ شرط یہ ہے کہ یہ مقدس کام اخلاص و محبت سے کیا جائے، تب دنیا جہان کی تمام کامیابیاں اس کے قدم چومیں گی۔'' کی حقیقت مولانا اللہ وسایا صاحب کو دیکھ کر سمجھ آتی ہے کہ آپ کے تمام حاسدین و ناقدین اپنی جلائی ہوئی آگ میں خود ہی جلتے رہتے ہیں اور آج تک اپنی تمام تر مکروہانہ و معاندانہ سرگرمیوں و سازشوں کے باوجود ان کا بال تک بیکا نہ کر سکے۔

اللہ تعالیٰ مولانا صاحب کی عمر، علم، عمل، اخلاص، تقویٰ، للّٰہیت میں مزید برکت نصیب فرمائیں اور اُن کا سایہ شفقت تادیر خدام ختم نبوت کے سَروں پر قائم اور دائم رکھیں۔ آمین!

میری قسمت سے الٰہی پائیں یہ حسن قبول
پھول میں نے چنے ہیں ان کے دامن کے لئے

☆☆.................☆☆

مرکز ختم نبوت ہاشمی کالونی میں تاجروں کے اجتماع سے خطاب

گوجرانوالہ.... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع گوجرانوالہ کے راہنما اور نامور خطاط محمد امان اللہ قادری نے راجہ ظفر الحق کمیٹی کی انکوائری رپورٹ جو میاں محمد نواز شریف کو پیش کی گئی تھی اسے پبلک کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ 2004ء سے لے کر از سر نو رپورٹ مرتب کرنے کو قبول نہیں کیا جائے گا۔ مطالبہ یہ ہے کہ 2017ء کے انتخابی اصلاحاتی بل کی آڑ میں ختم نبوت کے قوانین کو حذف کرنے کی جو سازش کی گئی تھی اس کی انکوائری رپورٹ کو عام کیا جائے۔ معاملہ کو دبانے کے لئے دوبارہ انکوائری کروانا بدنیتی ہے اور حکومتی حلقوں کی ساکھ کو مزید خراب کرنے کا باعث ہے۔ نئی رپورٹ کو مرتب کرنا جرم چھپانے کی کوشش ہے۔ حکومت اپنی صفوں سے مرزائیوں اور مرزائی نوازوں کو نکالے۔ مرزائی اسلام اور ملک پاکستان کے غدار اور اسرائیل کے یار ہیں۔ اکھنڈ بھارت کو اپنے ایمان کا حصہ سمجھنے والے قادیانیوں سے خیر کی توقع کرنا جہالت اور تجاہل عارفانہ ہے۔ مرزائی کبھی مسلمانوں کے خیر خواہ نہیں رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ قانون سازی جس طرح پارلیمنٹ کا حق ہے اسی طرح شرعی امور میں رائے اور فتوے دینا مساجد اور مدارس کی شرعی ذمہ داری ہے۔ فتووں کے غلط استعمال کو روکا جانا چاہئے مگر اس آڑ میں مدارس و مساجد کو ان کے فرائض سے روکنا کسی طور قبول نہیں ہے۔ بھٹو دور میں محکمہ اوقاف کے ذریعہ مساجد کا گلا گھونٹنے کی کوشش ناکام رہی اور جنرل مشرف کے دور میں مساجد و مدارس کے خلاف ہر قسم کی کاروائی کی گئی، مگر منہ کی کھانا پڑی۔ ابھی بھی دہشت گردی کے عنوان سے مساجد اور مدارس کو نشانہ بنایا جا رہا ہے اور انہیں ان کے تشخص سے محروم کرنے کی کوششیں کی جا رہی ہیں۔ سوشلزم اور کیمونزم نے ایسے حربے استعمال کر کے دیکھ لیا ہے۔ جبر کا دور ختم ہوتے ہی مساجد و مدارس کا کردار بحال ہونے لگا ہے۔ کمال اتاترک کے ضابطے بھی سمندر برد ہو چکے ہیں۔ لبرلز اور سیکولرز کا مساجد اور مدارس کو کنٹرول کرنے کا خواب بھی پورا نہیں ہو سکتا۔ شرعی امور میں ہمیشہ عوام مدارس و مساجد سے ہی رابطہ کرتے ہیں۔ جنہیں فتووں سے تکلیف ہے وہ اپنی اصلاح کریں اور ایسے حالات پیدا نہ کریں کہ وہ فتووں کی زد میں آئیں۔ رانا ثناء اللہ سمیت دیگر افراد کو کس نے کہا تھا کہ وہ ختم نبوت کے معاملہ میں ٹانگ اڑائیں؟ ان خیالات کا اظہار انہوں نے مرکز ختم نبوت ہاشمی کالونی میں تاجروں کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ اس موقع پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ضلعی ناظم اعلیٰ مولانا حافظ محمد یوسف عثمانی، نائب امراء مولانا مفتی غلام نبی، سید احمد حسین زید، مرکزی مبلغ مولانا محمد عارف شامی اور دیگر نے بھی خطاب کیا۔

رفع ونزول عیسیٰ علیہ السلام

(۹) حافظ عبیداللہ

حضرت ابن عباسؓ کی ایک صحیح روایت

یہی بات مشہور مفسر اور امام حدیث عبدالرحمن بن محمد بن الرازی المعروف بہ ابن ابی حاتم رحمۃ اللہ علیہ (وفات:327ھ) نے صحیح سند کے ساتھ ترجمان القرآن حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے، یہ ایک طویل روایت ہے جس میں یہ الفاظ بھی ہیں:

”فألقي عليه شبه عيسیٰ ورفع عيسیٰ من روزنة بيته الى السماء“ اُس جوان پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شکل ڈال دی گئی اور آپ کو آپ کے گھر کی کھڑکی سے آسمان کی طرف اٹھالیا گیا۔“ (تفسیر ابن ابی حاتم، جلد3 صفحہ1110 مکتبہ نزار مصطفیٰ الباز، السعودیہ)

یہی روایت بحوالہ ابن ابی حاتم حافظ ابن کثیر دمشقی رحمۃ اللہ علیہ (وفات:774ھ) نے اپنی تفسیر میں ذکر کی ہے اور لکھا ہے:

”وهذا اسناد صحيح الى ابن عباس“ اس روایت کی سند حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما تک صحیح ہے۔“

(تفسیر ابن کثیر، جلد2 صفحہ450 طبع دار طیبہ، السعودیہ)

نتیجہ یہ کہ قدیم ترین عیسائی فرقے اور انجیل برناباس اس بات پر متفق ہیں کہ دشمن ہرگز حضرت مسیح علیہ السلام تک نہیں پہنچ سکے تھے اور اللہ نے آپ کو اس سے پہلے ہی آپ کے گھر کی کھڑکی سے آسمان پر اٹھالیا تھا، نیز حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی صحیح سند کے ساتھ یہی بات منقول ہے، اور حضرت ابن عباسؓ کے بارے میں مرزا قادیانی نے لکھا ہے:

”ناظرین پر واضح ہوگا کہ حضرت ابن عباس قرآن کریم کے سمجھنے میں اول نمبر والوں میں سے ہیں اور اس بارے میں اُن کے حق میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک دعا بھی ہے۔“ (ازالہ اوہام حصہ اول، رخ3 صفحہ 225)

لیجئے! مرزا قادیانی کا تواتر قومی تو دھڑام سے زمین بوس ہوگیا۔ نیز اگر یہود ونصاریٰ کا کسی بات پر متفق ہونا اس کے ٹھیک ہونے کی شہادت ہے تو پھر مرزا قادیانی کو یہ بھی تسلیم کرنا چاہئے تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی صلیب پر موت ہوگئی تھی کیونکہ یہ بھی اس کے تواتر قومی سے ثابت ہے اور دونوں فریقوں (یہودی اور عیسائی) کا متفقہ موقف ہے۔

اگر یہ کہا جائے کہ حضرت ابن عباسؓ، جورج سیل یا برناباس حواری بھی تو واقعہ صلیب کے عینی شاہد نہیں تو پھر ان کی شہادت کیسے معتبر ہے؟ تو عرض ہے کہ مرزا کی پیش کردہ شہادت سے یہ شہادت بہرحال وزنی ہے کیونکہ انجیل برناباس کو خود مرزا قابل اعتماد تسلیم کرچکا ہے اور اس میں کسی قسم کی تحریف ہونے کو غلط بتا چکا ہے، نیز ایک عیسائی عالم اقرار کررہا ہے کہ قدیم عیسائی فرقے اس بات کے ہرگز قائل نہ تھے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو صلیب پر ڈالا گیا تھا، اور پھر ترجمان القرآن حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی اکیلی شہادت تو یہود ونصاریٰ اور بائبل وغیرہ سب پر بھاری ہے کیونکہ بقول مرزا وہ قرآن کریم کو سمجھنے میں اول نمبر والوں میں سے تھے، اور سب سے اہم یہ کہ ہمارے پیش کردہ دلائل قرآن کریم کے مطابق ہیں کیونکہ قرآن کریم نے صاف طور پر فرمایا: ”ما صلبوه“ وہ آپ کو صلیب پر نہ ڈال سکے، اور ”واذ كففت بنی اسرائيل عنك“ جب ہم نے بنی اسرائیل (یہود) کو آپ سے دور رکھا، وغیرہ۔

الغرض! اگر ”ما صلبوه“ کا مطلب یہ ہوتا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو صلیب پر ڈالا گیا تھا لیکن آپ کی موت اس پر نہ ہوئی تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما یہ نہ فرماتے کہ اللہ نے آپ کو پہلے ہی آپ کے گھر کی کھڑکی سے آسمان پر اٹھالیا، ہم نے عیسائی مصادر اور اسلامی مصادر سے اپنا دعویٰ ثابت کیا، لیکن مرزائی جماعت کا کوئی فرد قرآن وحدیث یا اقوال صحابہ ومفسرین اور محدثین امت اسلامیہ سے کوئی ایک دلیل نہیں پیش نہیں کرسکتا جس سے ثابت ہو کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دشمنوں نے پکڑلیا تھا اور صلیب پر ڈال کر آپ کو اذیت دی تھی، بلکہ عیسائیوں کی موجودہ چاروں انجیلوں کے مصنفین میں سے کسی ایک کا موقع پر موجود ہونا ہی ثابت نہیں کرسکتا کہ ان کی شہادت کا کوئی اعتبار ہو۔ ھاتوا برھانکم ان کنتم صادقین!

نوٹ: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دشمنوں کے پہنچنے سے پہلے ہی آسمان پر اٹھالئے جانے پر قدیم

عیسائی فرقوں، انجیل برناباس اور امت اسلامیہ کا اتفاق ہے، ہاں اس میں اختلاف پایا جاتا ہے کہ جس شخص کو دشمنوں نے عیسیٰ سمجھ کر صلیب پر ڈالا تھا وہ آپ کا شاگرد تھا یا آپ کا وہ دشمن جس نے آپ کے ٹھکانے کے بارے میں مخبری کی تھی، بعض کے نزدیک وہ آپ کا دشمن تھا اور بعض کے نزدیک آپ کا اپنا ایک شاگرد تھا جس نے آپ کے لئے اپنی جان کی قربانی دی تھی، لیکن بہر حال اس بات پر اتفاق پایا جاتا ہے کہ جسے صلیب پر ڈالا گیا وہ یقیناً حضرت عیسیٰ علیہ السلام نہیں تھے۔

کیا تورات کے مطابق صلیب کی ہر موت لعنتی موت ہے؟

جیسا کہ بیان ہوا، مرزا قادیانی نے قرآن کریم اور امت اسلامیہ کے برخلاف یہودیوں اور عیسائیوں کی تائید کرتے ہوئے یہ عقیدہ اپنایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو پکڑ کر دو چوروں کے ساتھ صلیب پر ڈالا گیا۔ (ازالہ اوہام، رخ3، صفحہ 296)، اُس کے پیروں اور ہاتھوں میں کیل ٹھوکے گئے یہاں تک کہ وہ اس تکلیف سے غشی میں ہوکر مُردہ کی سی حالت میں ہوگیا۔ (مسیح ہندوستان میں، رخ15، صفحہ 20/ نزول المسیح، رخ18، صفحہ 396/ ازالہ اوہام، رخ3، صفحہ 302)، اور جب اُس سے سوال کیا گیا کہ قرآن تو کہتا ہے کہ ''وما صلبوہ'' وہ حضرت مسیح علیہ السلام کو صلیب پر ڈال ہی نہ سکے تو مرزا قادیانی نے یہ منطق پیش کی کہ ''ما صلبوہ'' کا معنی ہے کہ وہ انہیں صلیب پر مار نہ سکے، اس سے صلیب پر ڈالے جانے کی نفی نہیں ہوتی۔ لیکن کوئی مرزائی مربی اس سوال کا جواب نہیں دیتا کہ اگر عربی میں یہ کہنا ہو کہ ''فلاں کو صلیب پر نہیں ڈالا گیا'' تو اس کے لئے ''ما صلبوہ'' بولا جاسکتا ہے یا نہیں؟ یا عربی میں اس کے لئے کیا جملہ بولا جائے گا؟ یا مثلاً ہماری زبان میں اگر کسی کے بارے میں یہ کہا جائے کہ ''فلاں کو پھانسی نہیں دی گئی'' تو کیا اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اُسے پھانسی گھاٹ پر لے جایا گیا، اس کے مُنہ پر کالا کپڑا ڈالا گیا، گلے میں رسّہ ڈالا گیا پھر تختہ کھینچا گیا لیکن اُسے موت نہیں آئی، اور اگر اُس کے ساتھ یہ سب کچھ نہ کیا جائے بلکہ رہا کر دیا جائے تو اُس کے بارے میں یہ کہنا غلط ہوگا کہ ''اُسے پھانسی نہیں دی گئی''؟

آمدم برسر مطلب! مرزا قادیانی سے پوچھا گیا کہ اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ یہ سب کچھ کیا گیا، مارا پیٹا گیا، آپ کے اعضاء مبارکہ میں کیل لگائے گئے، سر عام آپ کی بے حرمتی کی گئی، تمام لوگوں نے یقین بھی کرلیا کہ آپ کی موت ہوچکی ہے تو پھر یہ بھی تسلیم کرلو (یہودیوں اور عیسائیوں کی طرح) کہ صلیب پر آپ کی موت ہوچکی تھی، تو مرزا قادیانی نے ایک نیا جھوٹ بنایا اور کہا کہ تورات میں لکھا تھا: ''جو صلیب پر لٹکایا جائے وہ ملعون ہوتا ہے'' (ملفوظات، جلد2، صفحہ 278 اور سراج منیر، رخ12 صفحہ 43)، تو اگر خدا نخواستہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی صلیب پر موت واقع ہوجاتی تو یہ لعنتی موت ہوتی، اللہ نے آپ کو لعنتی موت سے بچایا۔

اس سے پہلے کہ ہم اس پر بات کریں کہ کیا واقعی تورات میں یہ لکھا ہے کہ ''ہر وہ شخص جو صلیب پر لٹکایا جائے لعنتی ہوتا ہے''، ہم ایک سوال کرنا چاہتے ہیں کہ خود مرزا قادیانی کے اقرار کے مطابق جنہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو صلیب پر ڈالا تھا اور جو موقع پر موجود تھے انہیں تو یہ یقین ہوگیا تھا کہ صلیب پر آپ کی موت ہوچکی ہے (قرآن کریم نے بھی یہودیوں کے حوالے سے صاف طور پر یہ بیان کیا ہے کہ اُن کا دعویٰ ہے کہ ہم نے مسیح علیہ السلام کو قتل کردیا ہے، اور بہت سے عیسائی فرقوں کا عقیدہ بھی یہی ہے) تو مرزا قادیانی انہیں کیسے یقین دلائے گا کہ حضرت مسیح علیہ السلام لعنتی موت سے بچ گئے؟ واضح رہے کہ جیسے ہم نے پہلے بیان کیا ہے (بقول مستشرق جورج سیل اور انجیل برناباس) قدیم ترین عیسائی فرقے یہی عقیدہ رکھتے تھے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ہرگز صلیب پر نہیں ڈالا گیا تھا، دوسری طرف ہمیں کوئی ایسا قدیم یہودی یا عیسائی فرقہ نہیں ملتا جس نے یہ کہا ہو کہ انہیں صلیب پر تو ڈالا گیا تھا لیکن ان کی موت نہیں ہوئی تھی، صرف بے ہوش ہوئے تھے جسے لوگوں نے موت سمجھ لیا۔

اب آیئے مرزا قادیانی کے اِس جھوٹ کا جائزہ لیتے ہیں! اگرچہ موجودہ بائبل (عہد نامہ قدیم وجدید) ہرگز قابل اعتبار نہیں بلکہ خود باقرار مرزا محرّف ومبدّل ہے (چشمہ معرفت، رخ23، صفحہ 266)، لہٰذا اس بائبل کے حوالے کسی کام کے نہیں، لیکن مرزا قادیانی نے اِس محرّف اور ناقابل اعتبار بائبل کے حوالے سے بھی یہ جھوٹ بولا ہے کہ اس میں یہ لکھا ہے کہ ''صلیب کی ہر موت لعنتی موت ہوتی ہے''، آیئے دیکھتے ہیں بائبل میں کیا لکھا ہے؟ (ہمارے پیش نظر پاکستان بائبل سوسائٹی کا شائع کردہ بائبل کا اردو ترجمہ ہے):

''۲۲..... جب کوئی ملزم جس سے کوئی سنگین جرم سرزد ہوا ہو مار ڈالا جائے اور اُس کی لاش درخت سے لٹکائی جائے۔

۲۳..... تو دیکھنا کہ اُس کی لاش رات بھر درخت پر لٹکتی نہ رہے۔ تُم اُسے اسی دن دفن کردینا کیونکہ جسے درخت پر لٹکایا جائے وہ خدا کی طرف سے ملعون ہوتا ہے لہٰذا تم اُس ملک کو ناپاک نہ کرنا جسے خداوند تمہارا خدا میراث کے طور پر تمہیں دے رہا ہے۔''

(استثناء، باب 21، آیات 22تا23، عہد نامہ قدیم)

(جاری ہے)

چوتھا سالانہ کُل کراچی بین المدارس تقریری مسابقہ ۱۴۳۹ھ

بعنوان: تحفظ ناموس رسالت قرآن وحدیث کی روشنی میں

۱۶رنومبر ۲۰۱۷ء، ۲۶رصفر المظفر ۱۴۳۹ھ، بروز جمعرات، بعد نماز مغرب

ٹاؤنز	مقام	مسؤل تقریری مسابقہ	رابطہ نمبر
گڈاپ ٹاؤن	جامعہ صدیقیہ نور محمد گوٹھ، نزد گلشن معمار	قاری ظفر اقبال	0333-2374680
بلدیہ ٹاؤن	جامعہ عثمانیہ، یوسف گوٹھ، نزد بکرا پیڑی	مولانا عبدالعزیز ملازئی	0316-2553395
لانڈھی ٹاؤن	جامعہ تحفیظ القرآن شیر پاؤ کالونی، نزد حسینی چورنگی	حافظ محمد عبدالوہاب پشاوری	0315-3796371
شاہ فیصل ٹاؤن	جامعہ حمادیہ، شاہ فیصل کالونی	مولانا محمد اشفاق	0300-2751607
جمشید ٹاؤن	مدرسہ فرقانیہ، جیل چورنگی	مولانا محمد بلال	0300-2444226
لیاری ٹاؤن	جامعہ عثمانیہ (شاخ جامعہ بنوری ٹاؤن) بہار کالونی	مولانا نعیم اللہ	0341-2566531

۲۳رنومبر ۲۰۱۷ء، ۳رربیع الاول ۱۴۳۹ھ، بروز جمعرات، بعد نماز مغرب

ٹاؤنز	مقام	مسؤل تقریری مسابقہ	رابطہ نمبر
نارتھ کراچی ٹاؤن	جامعہ مدنیہ، سیکٹر C-5، نیو کراچی	مولانا محمد سلمان	0313-7010651
اورنگی ٹاؤن	جامع مسجد حنفیہ، سیکٹر 11-E، نزد 5 نمبر چورنگی	مولانا محمد وسیم	0334-3947670
ملیر ٹاؤن	جامعہ خاتم النبیین، ماڈل کالونی	مولانا محمد الیاس	0322-3989487
کورنگی ٹاؤن	مدرسہ رحمانیہ (شاخ جامعہ بنوری ٹاؤن)، بلال کالونی	مولانا سلام اللہ عتیق	0313-8903266
لیاقت آباد ٹاؤن	مدرسہ انوار القرآن صدیقیہ، ناظم آباد نمبر 2	مولانا خالد محمود	0301-2754090
کیماڑی ٹاؤن	جامعہ عثمانیہ، شیر شاہ	مولانا حضرت حسین	0301-2269642

۳۰رنومبر ۲۰۱۷ء، ۱۰رربیع الاول ۱۴۳۹ھ، بروز جمعرات، بعد نماز مغرب

ٹاؤنز	مقام	مسؤل تقریری مسابقہ	رابطہ نمبر
نارتھ ناظم آباد ٹاؤن	مدرسہ امام ابو یوسف، جامع مسجد باب رحمت، شادمان ٹاؤن	سیّد عرفان علی شاہ	0333-3534697
سائٹ ٹاؤن	مدرسہ اشرفیہ امدادیہ، سیکٹر 1، میٹروول	مولانا سیّد مشتاق احمد شاہ شیرازی	0333-2493677
بن قاسم ٹاؤن	جامعہ محمودیہ اشاعت القرآن، قائد آباد	مولانا محمد جنید	0333-2578711
گلشن اقبال ٹاؤن	جامعہ دارالخیر، گلستان جوہر	مولانا قاری عبدالسمیع رحیمی	0300-3721458
گلبرگ ٹاؤن	جامعہ گلشن عمر (شاخ جامعہ بنوری ٹاؤن)، سہراب گوٹھ	مولانا محمد قاسم	0333-3088696
صدر ٹاؤن	مدرسہ معہد الارشاد الاسلامی، مہاجر کیمپ مسجد صدر	مولانا مسعود احمد لغاری	0300-3362937

شعبہ نشر واشاعت: **عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی**

0300-9899402
0332-2454681

لا نبی بعدی

فر ما گئے یہ ہادی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

کراچی کے زیر اہتمام

چوتھا سالانہ کل کراچی بین المدارس

تقریری مسابقہ

دینی مدارس وجامعات کے ہونہار نوجوانوں میں بیان وتقریر کا ملکہ پیدا کرنے اور انہیں تحفظ ختم نبوت کے مقدس مشن سے منسلک کرنے کے لئے حسب سابق امسال بھی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے امیر حضرت مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ کی زیر سرپرستی اور مرکزی مبلغ حضرت مولانا قاضی احسان احمد کی زیر نگرانی ''تقریری مسابقہ'' منعقد کیا جا رہا ہے، جس کے تین مراحل ہیں۔

★...... پہلا مرحلہ بعنوان: ''تحفظ ناموس رسالت... قرآن وحدیث کی روشنی میں''

اس مرحلہ میں ۱۶، ۲۳ اور ۳۰ رنومبر ۲۰۱۷ء کو کراچی بھر کے ۱۸ ٹاؤنز میں سے ہر ٹاؤن میں تقریری مسابقے ہوں گے۔ پوزیشن ہولڈرز دوسرے مرحلہ میں حصہ لینے کے مجاز ہوں گے۔

★...... دوسرا مرحلہ بعنوان: ''گستاخ رسول کی شرعی وآئینی حیثیت''

۲۱ اور ۲۸ ردسمبر ۲۰۱۷ء کو کراچی کے ۶ اضلاع میں مسابقے ہوں گے۔ ہر ضلع کے اول، دوم اور سوم آنے والے طلبا انعامات کے علاوہ مرکزی مسابقہ میں حصہ لینے کے مستحق ہوں گے۔

★...... مرکزی مسابقہ بعنوان: ''اسلام اور پاکستان کے خلاف قادیانی سازشیں''

ضلعی مسابقہ میں پوزیشن حاصل کرنے والے ۱۸ خوش نصیب طلبا کے درمیان ۸ رفروری ۲۰۱۸ء کو حتمی مسابقہ ہوگا۔ ان شاء اللہ!

مزید تفصیلات کے لئے اندرونی صفحہ میں اشتہار ملاحظہ فرمائیں

شعبہ نشر و اشاعت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی

0300-9899402

0332-2454681